قرآن مجید

کے

eBook

فضائل وآداب

قرآن مجید
کے
فضائل وآداب

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب	قرآن مجید کے فضائل وآداب
ترتیب وتالیف	خدیجہ عالم، اُم عبداللہ
ناشر	الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن	اوّل
تعداد	5000
ISBN	978-969-690-022-1
قیمت	
تاریخ اشاعت	جنوری2019، جمادی الثانی1440

ملنے کے پتے

پاکستان

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

امریکہ

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

www.alhudainstitute.ca

برطانیہ

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

alhudauk.info@gmail.com

alhudaproducts.uk@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	قرآن کے فضائل	4
2	قرآن سے تعلق کی اہمیت	17
3	قرآن سے تعلق کے فائدے	22
4	قرآن سے تعلق کے اخروی فائدے	36
5	قرآن سے اعراض کی اقسام	41
6	قرآن سے اعراض کے نقصانات	45
7	قرآن کے حقوق	48
8	قرآن پڑھنے کے آداب	69
9	قرآن سننے کے آداب	96
10	قرآن کی تکریم سے متعلق آداب	102
11	قرآن سے متعلق دعائیں	104
12	المصادر و مراجع	105

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے فضائل

خالقِ کائنات کا کلام

• یہ کلام خود خالق کائنات کا ہے جس کا علم لامحدود ہے۔ جبرئیلؑ کے ذریعے سے اسے نازل کیا گیا جو قوی بھی ہیں اور امین بھی، اور جن پر نازل ہوا وہ صادق و مصدوق ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

• وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ o عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ o [الشعرآء:192-194] ''اور بے شک یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ جسے روح امین لے کر اترے ہیں۔ آپ کے دل پر، تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں''۔

☆ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ مُنْذُ سَبْعِیْنَ سَنَةٍ یَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ خَالِقٌ وَمَا سِوَاهُ مَخْلُوْقٌ وَالْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. [السلسلة الصحیحة، ج:3,1167]

عمرو بن دینارؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ستر سال سے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے کہ اللہ خالق ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ مخلوق ہے اور قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔

لازوال کلام

• قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا لازوال کلام ہے، جس میں باطل کسی طرف سے راہ نہیں پا سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

• ...وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ o لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ o [حٰمٓ السّجدة:41-42] ''اور بے شک یہ البتہ ایک زبردست کتاب ہے۔ اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، یہ ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے نازل کردہ ہے''۔

سب سے بہترین کلام

☆ سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ الفاظ کہتے تھے

اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

''سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے''۔ [سنن النسائی:1311]

محفوظ کلام

• اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ [الحجر:9]

''بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

کتاب ہدایت اور نور

• فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ○ [طٰہٰ:123]

''پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بدبخت ہوگا''۔

• يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ [النسآء:174]

''اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے''۔

☆ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ... [صحیح مسلم:6225]

سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! سنو میں

ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے تو میں اسے قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور نور ہے تو تم اللہ کی کتاب کو پکڑے رکھو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے جڑے رہو اور آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب پر بہت زور دیا اور اس کی خوب رغبت دلائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''(دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں، میں تم لوگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں...۔

ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور منکرین کے لیے گمراہی کا باعث

• قرآن ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور نہ ماننے والوں کے لیے نہ صرف گمراہی بلکہ گمراہی میں مزید اضافے کا بھی باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

• ...قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى... [حٰمٓ السّجدة:44]

''... کہہ دیجیے یہ (قرآن) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ ان کے حق میں اندھا ہونے کا باعث ہے...''۔

☆ ...عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ [عَزَّ وَجَلَّ] هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ... [صحیح مسلم:6228]

... سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے، جو اس کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہو گا...''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن زندہ دل انسان کے لیے نصیحت

• ...اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ٥ لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا... [یٰسٓ:70-69]

”...وہ تو سراسر نصیحت اور واضح قرآن کے سوا کچھ نہیں۔تا کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو...“۔

☆ قَالَ ابۡنُ الۡقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ:رَجُلٌ قَلۡبُهُ مَيِّتٌ،فَذٰلِكَ الَّذِیۡ لَا قَلۡبَ لَهُ، فَهٰذَا لَيۡسَتۡ هٰذِهِ الۡاٰيَةُ ذِكۡرٰى فِيۡ حَقِّهِ.

اَلثَّانِيۡ:رَجُلٌ لَهُ قَلۡبٌ حَيٌّ مُسۡتَعِدٌ، لٰكِنَّهُ غَيۡرُ مُسۡتَمِعٍ لِلۡاٰيَاتِ الۡمَتۡلُوَّةِ،الَّتِيۡ يُخۡبِرُ بِهَا اللّٰهُ عَنِ الۡاٰيَاتِ الۡمَشۡهُوۡدَةِ،اِمَّا لِعَدَمِ وُرُوۡدِهَا،اَوۡ لِوُصُوۡلِهَا اِلَيۡهِ وَلٰكِنَّ قَلۡبَهُ مَشۡغُوۡلٌ عَنۡهَا بِغَيۡرِهَا،فَهُوَ غَائِبُ الۡقَلۡبِ لَيۡسَ حَاضِرًا، فَهٰذَا اَيۡضًا لَا تَحۡصُلُ لَهُ الذِّكۡرٰى،مَعَ اسۡتِعۡدَادِهِ وَوُجُوۡدِ قَلۡبِهِ.

اَلثَّالِثُ:رَجُلٌ حَيُّ الۡقَلۡبِ مُسۡتَعِدٌّ،تُلِيَتۡ عَلَيۡهِ الۡاٰيَاتُ،فَاَصۡغٰى بِسَمۡعِهِ،وَاَلۡقَى السَّمۡعَ، وَاَحۡضَرَ قَلۡبَهُ، وَلَمۡ يَشۡغَلۡهُ بِغَيۡرِ فَهۡمِ مَا يَسۡمَعُهُ،فَهُوَ شَاهِدُ الۡقَلۡبِ،مُلۡقٍ السَّمۡعَ، فَهٰذَا الۡقِسۡمُ هُوَ الَّذِيۡ يَنۡتَفِعُ بِالۡاٰيَاتِ الۡمَتۡلُوَّةِ وَالۡمَشۡهُوۡدَةِ.

[مدارج السالكين منازل اياك نعبد و اياك نستعين،ج:1،ص:441]

ابن قیمؒ کہتے ہیں:لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

ایک:وہ شخص جس کا دل مر چکا ہے، پس یہ وہ شخص ہے جس کا کوئی دل ہی نہیں،اس آدمی کے حق میں آیت نصیحت نہیں بنتی۔

دوسرا:وہ شخص جس کا دل زندہ اور مستعد ہوتا ہے لیکن وہ تلاوت کی جانے والی آیات کو کان لگا کر نہیں سنتا،جن کے ذریعے اللہ دکھائی دینے والی نشانیوں کے بارے میں خبر دیتا ہے۔

یا تو وہ آیات اس تک پہنچی نہیں یا اس تک پہنچی تو ہیں لیکن اس کا دل ان آیات سے ہٹ کر کسی اور چیز میں مشغول ہے اور اس کا دل غیر حاضر ہے۔باوجود دل اور اہلیت ہونے کے اسے بھی نصیحت حاصل نہیں ہوتی ۔

تیسرا:وہ آدمی ہے جس کا دل بھی زندہ ہے اور وہ (نصیحت قبول کرنے کے لیے) تیار بھی ہے،جب اس پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے،تو وہ حاضر دل کے ساتھ اس کی طرف کان لگاتا ہے اور جو کچھ وہ سن رہا ہوتا ہے اس کے فہم کے علاوہ وہ اپنے دل کو کہیں اور مشغول نہیں کرتا، اس کا دل بھی حاضر ہے اور وہ کان بھی لگائے ہوئے ہے۔اس قسم کے لوگ اُن آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو تلاوت کی جاتی ہیں اور ان آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو مشاہدے (یعنی نشانیاں جیسے آسمان، پہاڑ وغیرہ) سے تعلق رکھتی ہیں۔

اللہ کی طرف سے مقرر داعی

☆ عَنِ النَّوَّاسِ بۡنِ سَمۡعَانَ الۡاَنۡصَارِيِّ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:”ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا،وَعَلٰى جَنۡبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوۡرَانِ، فِيۡهِمَا اَبۡوَابٌ مُفَتَّحَةٌ،وَعَلَى الۡاَبۡوَابِ سُتُوۡرٌ مُرۡخَاةٌ وَعَلٰى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوۡلُ:اَيُّهَا النَّاسُ،ادۡخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيۡعًا، وَلَا تَتَعَرَّجُوۡا وَدَاعٍ يَدۡعُوۡ مِنۡ فَوۡقِ الصِّرَاطِ،فَاِذَا اَرَادَ يَفۡتَحُ شَيۡئًا مِنۡ تِلۡكَ الۡاَبۡوَابِ،قَالَ: وَيۡحَكَ لَا تَفۡتَحۡهُ،فَاِنَّكَ اِنۡ تَفۡتَحۡهُ تَلِجۡهُ وَالصِّرَاطُ الۡاِسۡلَامُ، وَالسُّوۡرَانِ:حُدُوۡدُ اللّٰهِ، وَالۡاَبۡوَابُ الۡمُفَتَّحَةُ :مَحَارِمُ اللّٰهِ،وَذٰلِكَ الدَّاعِيۡ عَلٰى رَاۡسِ الصِّرَاطِ:كِتَابُ اللّٰهِ وَالدَّاعِيۡ مِنۡ فَوۡقِ الصِّرَاطِ:وَاعِظُ اللّٰهِ فِيۡ قَلۡبِ كُلِّ مُسۡلِمٍ“. [مسند احمد،ج:29،17634]

سیدنا نواس بن سمعان انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”اللہ صراط مستقیم کی مثال بیان کرتا ہے جس کی دونوں جانب دیواریں ہیں،ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں،دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستے کے (مرکزی) دروازے پر ایک داعی کھڑا کہہ رہا ہے اے لوگو!سب کے سب اس راستے میں داخل ہو جاؤ اور (دائیں بائیں) منتشر نہ ہو، اور ایک داعی راستے پر کھڑا پکار رہا ہے،جب کوئی شخص ان میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ (اس سے) کہتا ہے کہ تمہاری بربادی ہو!اسے مت کھولنا،اس لیے کہ اگر تم نے اسے کھول لیا تو اس میں داخل ہو جاؤ گے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• صراط سے مراد اسلام ہے اور دیواروں سے مراد اللہ کی حدود ہیں، کھلے ہوئے دروازے اللہ کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور راستے کے مرکزی دروازے پر جو داعی ہے وہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے اور راستے کے عین بیچ میں جو داعی ہے، وہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا ایک واعظ ہے۔

درست راہ کی طرف راہ نمائی کرنے والی کتاب

• اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا o [الاسرآء:9]

’’بے شک یہ قرآن اس (راستے) کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ بے شک ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے‘‘۔

سلامتی کی راہیں دکھانے والی کتاب

• يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o [المآئدة:15-16]

’’اے اہل کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے، جو تمہارے لیے ان میں سے بہت سی باتیں کھول کر بیان کرتا ہے، جو تم کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور (ایسی) واضح کتاب آئی ہے جس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے‘‘۔

ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت اور ظالموں کے لیے باعث خسارہ

• يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ o [یونس:57]

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت آئی اور اس کے لیے شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے‘‘۔

☆ قَالَ مُجَاهِدٌ وَقَتَادَةُ لَمْ يُجَالِسْ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اَحَدٌ اِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ: قَضَاءُ اللّٰهِ الَّذِىْ قَضَاهُ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا.
[اللباب فی علوم الکتاب، ج:12، ص:369]

مجاہدؒ اور قتادہؒ کہتے ہیں: جو بھی اس قرآن کے ساتھ مجلس اختیار کرتا ہے تو جب وہ اٹھ کر جاتا ہے تو یا وہ اضافے کے ساتھ اٹھتا ہے یا کمی کے ساتھ اٹھتا ہے۔ یہ اللہ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے کر دیا ہے کہ یہ ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔

بابرکت کتاب

• كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ o [صٓ:29]

’’جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی بابرکت ہے تاکہ وہ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل نصیحت حاصل کریں‘‘۔

معزز کتاب

• اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ o [حٰمۤ السّجدة:41]

’’بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس نصیحت کا انکار کیا، جب وہ ان کے پاس آئی اور بلاشبہ یہ یقیناً ایک زبردست کتاب ہے‘‘۔

• اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ o [الواقعة:77] ’’بے شک وہ قرآن عزت والا ہے‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆اَلْكَرِيْمُ اِسْمٌ جَامِعٌ لِمَا يُحْمَدُ وَالْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ لِمَا يُحْمَدُ فِيْهِ مِنَ الْهُدٰى وَالنُّوْرِ وَالْبَيَانِ وَالْعِلْمِ وَالْحِكَمِ فَالْفَقِيْهُ يَسْتَدِلُّ بِهٖ وَيَاْخُذُ مِنْهُ وَالْحَكِيْمُ يَسْتَمِدُّ مِنْهُ وَيَحْتَجُّ بِهٖ وَالْاَدِيْبُ يَسْتَفِيْدُ مِنْهُ وَيَتَقَوّٰى بِهٖ فَكُلُّ عَالِمٍ يَطْلُبُ اَصْلُ عِلْمِهٖ مِنْهُ وَقِيْلَ سُمِّىَ كَرِيْمًا لِاَنَّ كُلَّ اَحَدٍ يَنَالُهُ وَيُحْفَظُهُ مِنْ كَبِيْرٍ وَصَغِيْرٍ وَذَكِيٍّ وَبَلِيْدٍ بِخِلَافِ غَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ، وَقِيْلَ اَنَّ الْكَلَامَ اِذَا كَرَّرَ مِرَارًا يَسَامُهُ السَّامِعُوْنَ وَيَهُوْنُ فِى الْاَعْيُنِ وَتَمَلُّهُ الْاٰذَانُ وَالْقُرْاٰنُ عَزِيْزٌ كَرِيْمٌ لَا يَهُوْنُ بِكَثْرَةِ التِّلَاوَةِ وَلَا يَخْلُقُ بِكَثْرَةِ التِّرْدَادِ وَلَا يَمَلُّهُ السَّامِعُوْنَ وَلَا يَثْقُلُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ بَلْ هُوَ غَضٌّ طَرِيٌّ يَبْقٰى اَبَدَ الدَّهْرِ.

[لباب التأویل فی معانی التنزیل للخازن، ج:4،ص:241]

"**الکریم**" ایسی چیز کا جامع نام ہے جس کی تعریف کی جائے اور قرآن اس لیے **الکریم** ہے کیونکہ اس میں ایسی چیزیں ہیں جن کی تعریف کی جاتی ہے جیسا کہ ہدایت، نور، بیان، علم اور حکمتیں تو فقیہ انسان اس سے دلیل لیتا ہے اور اس سے حکم اخذ کرتا ہے اور حکیم انسان اس سے مدد اور دلیل اور حجت حاصل کرتا ہے اور ادب سکھانے والا اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کے ساتھ تقویت حاصل کرتا ہے، ہر عالم اپنے علم کی بنیاد اسی قرآن سے حاصل کرتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کو **الکریم** اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ دوسری کتابوں کے برعکس اس کتاب کو ہر کوئی بڑا اور چھوٹا، ذہین اور کند ذہن بھی حاصل کر لیتا ہے اور اس کو حفظ کر لیتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کلام کو بار بار پڑھا جائے تو سننے والے اس سے اکتا جاتے ہیں اور آنکھوں میں اس کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور کان اس سے اکتا جاتے ہیں لیکن قرآن معزز اور کریم ہے، کثرت تلاوت کی وجہ سے اس کی اہمیت کم نہیں ہوتی اور بار بار لوٹانے سے یہ پرانا اور بوسیدہ نہیں ہوتا اور نہ سننے والے اس سے بےزار ہوتے ہیں، نہ ہی یہ زبانوں پر بھاری ہوتا ہے بلکہ یہ قرآن ہر زمانے کے لیے تروتازہ رہتا ہے۔

بڑی شان والی کتاب

• **بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ** ۝ [البروج:21]

"بلکہ وہ ایک بڑی شان والا قرآن ہے"۔

عظمت والی کتاب

• **وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ** ۝ [الحجر:87]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے"۔

حکمت سے بھری ہوئی کتاب

• **يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ** ۝ [یٰسٓ:1-2]

"یٰس۔ اس حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم!"

فصیح و بلیغ کتاب

• **كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ** ۝ [حٰمٓ السّجدۃ:3]

"ایسی کتاب جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے اور ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں"۔

محکم و مفصل کتاب

• **الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ** ۝ [ھود:1]

"الر۔ ایک کتاب ہے جس کی آیات محکم کی گئیں پھر انہیں کھول کر بیان کیا گیا ایک کمال حکمت والے کی طرف سے جو پوری خبر رکھنے والا ہے"۔

تمام علوم کا مجموعہ

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ، فَاِنَّ فِيْهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ.

[المعجم الکبیر للطبرانی:8666]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سیدنا عبداللہؓ (بن مسعود) کہتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ قرآن میں غور وفکر کرے اس لیے کہ اس میں پہلے اور آخری تمام علوم موجود ہیں۔

آسان کتاب

• وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ [القمر:17]

’’اور بلا شبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا‘‘؟

☆ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ: وَتَيْسِيرُهُ لِلذِّكْرِ يَتَضَمَّنُ أَنْوَاعًا مِنَ التَّيْسِيرِ:

إِحْدَاهَا: تَيْسِيرُ أَلْفَاظِهِ لِلْحِفْظِ.

الثَّانِي: تَيْسِيرُ مَعَانِيهِ لِلْفَهْمِ.

الثَّالِثُ: تَيْسِيرُ أَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ لِلِامْتِثَالِ. [الصواعق المرسلة،ج:1،ص:331]

ابن قیمؒ کہتے ہیں قرآن کا نصیحت کے لیے آسان ہونا، یہ آسانی کی کئی اقسام پر مشتمل ہے:

پہلی: اس کے الفاظ کا حفظ کرنے کے لیے آسان ہونا۔

دوسری: فہم حاصل کرنے کے لیے اس کے معانی کا آسان ہونا۔

تیسری: اس کے احکام ونواہی کا عمل کے لیے آسان ہونا۔

واضح کتاب

• ... وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ [النحل:89]

’’... اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، جو ہر چیز کا واضح بیان ہے اور فرماں برداروں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے‘‘۔

☆ وَقَوْلُهُ: [وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ] فِي أُصُولِ الدِّينِ وَفُرُوعِهِ، وَفِي أَحْكَامِ الدَّارَيْنِ وَكُلُّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ، فَهُوَ مُبِينٌ فِيهِ أَتَمَّ تَبْيِينٍ بِأَلْفَاظٍ وَاضِحَةٍ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَمَعَانٍ جَلِيَّةٍ... فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنُ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ صَارَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ كُلِّهِمْ. فَانْقَطَعَتْ بِهِ حُجَّةُ الظَّالِمِينَ وَانْتَفَعَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ فَصَارَ هُدًى لَّهُمْ يَهْتَدُونَ بِهِ إِلَى أَمْرِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَرَحْمَةً يَنَالُونَ بِهِ كُلَّ خَيْرٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

[تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان،ج:1،ص:446]

اللہ کا فرمان ہے: ’’وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ‘‘ یعنی اس کتاب میں دین کے اصول وفروع، دنیا وآخرت کے احکامات اور ہر وہ چیز جس کے بندے محتاج ہیں، وہ واضح الفاظ اور نمایاں معانی کے ساتھ مکمل طور پر بیان کر دیے گئے ہیں... کیونکہ یہ قرآن ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے یہ تمام انسانوں پر اللہ کی حجت ہے، اس کے ذریعے ظالموں کی حجت منقطع ہوگئی اور مسلمانوں نے اس سے استفادہ کیا اور وہ ان کے لیے راہ نما بن گیا، وہ اپنے دینی اور اپنے دنیاوی امور میں اس سے راہ نمائی حاصل کرتے ہیں اور قرآن اُن کے لیے رحمت بن گیا، وہ اس کے ذریعے دنیا وآخرت کی ہر بھلائی کو حاصل کرتے ہیں۔

بے مثل کتاب

• قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ [بنی اسرائیل:88-89]

’’کہہ دیجیے! اگر تمام انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار رہو۔ اور البتہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثال پھیر پھیر کر بیان کی مگر اکثر لوگوں نے کفر کے سوا (ہر چیز سے) انکار کر دیا‘‘۔

بشیرًا ونذیرًا

• كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ [حٰمٓ السجدۃ:3-4]

”ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، تو ان کے اکثر نے منہ موڑ لیا، پس وہ نہیں سنتے“۔

سابقہ کتب پر نگران

• وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَمُهَیۡمِنًا عَلَیۡهِ...

[المآئدۃ:48]

”اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اُن پر نگران ہے“۔

سابقہ کتب کے مقابلے میں قرآن کی فضیلت

☆ عَنۡ وَاثِلَةَ بۡنِ الۡاَسۡقَعِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اُعۡطِیۡتُ مَکَانَ التَّوۡرَاةِ السَّبۡعَ، وَاُعۡطِیۡتُ مَکَانَ الزَّبُوۡرِ الۡمِئِیۡنَ، وَاُعۡطِیۡتُ مَکَانَ الۡاِنۡجِیۡلِ الۡمَثَانِیَ وَفُضِّلۡتُ بِالۡمُفَصَّلِ.

[مسند احمد، ج:28، 16982]

سیدنا واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تورات کی جگہ سات (ابتدائی طویل) سورتیں دی گئیں اور مجھے زبور کی جگہ سو (آیات والی سورتیں) دی گئیں، انجیل کے بدلے مثانی (وہ سورتیں جن میں بعض آیات بار بار آتی ہیں) دی گئیں اور مجھے مفصل سورتوں (سورۃ محمد سے اخیر تک) کے ساتھ فضیلت دی گئی“۔

سابقہ کتب کے مقابلے میں قرآن کی وسعت

☆ عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: کَانَ الۡکِتَابُ الۡاَوَّلُ یَنۡزِلُ مِنۡ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰی حُرُفٍ وَاحِدٍ وَنَزَلَ الۡقُرۡاٰنُ مِنۡ سَبۡعَةِ اَبۡوَابٍ عَلٰی سَبۡعَةِ اَحۡرُفٍ: زَجۡرٍ وَ اَمۡرٍ وَحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحۡکَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَاَمۡثَالٍ، فَاَحِلُّوۡا حَلَالَهٗ وَحَرِّمُوۡا حَرَامَهٗ وَافۡعَلُوۡا مَا اُمِرۡتُمۡ بِهٖ وَانۡتَهُوۡا عَمَّا نُهِیۡتُمۡ عَنۡهُ وَاعۡتَبِرُوۡا بِاَمۡثَالِهٖ وَاعۡمَلُوۡا بِمُحۡکَمِهٖ وَاٰمِنُوۡا بِمُتَشَابِهِهٖ وَقُوۡلُوۡا:

اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا. [السلسلة الصحيحة، ج:2، 587]

سیدنا ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلی کتابیں ایک باب (موضوع) پر اور ایک لہجے میں نازل ہوئی تھیں اور قرآن سات ابواب (موضوعات) پر سات لہجوں میں نازل ہوا۔ (اس میں) تنبیہات، احکام، حلال، حرام، واضح احکام (فیصلہ کن)، متشابہات اور مثالیں ہیں۔

پس اس کے حلال کو حلال کرلو، اور اس کے حرام کو حرام ٹھہراؤ۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے وہ کرو اور جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے رک جاؤ اور اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرلو اور اس کے محکم (واضح) احکام پر عمل کرو اور اس کے متشابہہ پر ایمان لاؤ اور کہو کہ ہم اس پر ایمان لے آئے سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION
© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن سے تعلق کی اہمیت

قرآن کی تدریس کی اہمیت

• ...اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ وَدَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ ؕ... [الاعراف:169]

”... کیا ان پر کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور انہوں نے جو کچھ اس میں ہے پڑھ لیا ہے...“۔

• ...وَلٰكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ۙ [آل عمران:79]

”... اور لیکن رب والے ہو جاؤ، بوجہ اس کے کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم پڑھتے ہو“۔

☆ عَنۡ عُمَيۡرِ بۡنِ رَبِيۡعَةَ قَالَ: رَاَيۡتُ اَبَا الدَّرۡدَاءَ يَدۡرُسُ الۡقُرۡاٰنَ فِیۡ جَمَاعَةٍ مِنۡ اَصۡحَابِهٖ. [التفسیر من سنن سعید بن منصور، ج:2، 163]

عمیر بن ربیعہؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابودرداءؓ کو دیکھا وہ اپنے شاگردوں کی جماعت میں قرآن کی تدریس کر رہے تھے (قرآن کے علوم سکھا رہے تھے)۔

قرآن سیکھنے سکھانے والے سب سے بہترین لوگ

☆ عَنۡ عُثۡمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَيۡرُكُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. [صحیح البخاری:5027]

سیدنا عثمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے“۔

☆ عَنۡ عُقۡبَةَ بۡنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحۡنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمۡ يُحِبُّ اَنۡ يَغۡدُوَ كُلَّ يَوۡمٍ اِلٰى بُطۡحَانَ اَوۡ اِلَى الۡعَقِيۡقِ فَيَاۡتِیۡ مِنۡهُ بِنَاقَتَيۡنِ كَوۡمَاوَيۡنِ فِیۡ غَيۡرِ اِثۡمٍ

وَلَا قَطۡعِ رَحِمٍ؟“ فَقُلۡنَا يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: اَفَلَا يَغۡدُوۡ اَحَدُكُمۡ اِلَى الۡمَسۡجِدِ فَيَعۡلَمُ اَوۡ يَقۡرَاُ اٰيَتَيۡنِ مِنۡ كِتَابِ اللّٰهِ [عَزَّ وَجَلَّ] خَيۡرٌ لَّهٗ مِنۡ نَاقَتَيۡنِ، وَثَلَاثٌ خَيۡرٌ لَّهٗ مِنۡ ثَلَاثٍ، وَاَرۡبَعٌ خَيۡرٌ لَهٗ مِنۡ اَرۡبَعٍ، وَمِنۡ اَعۡدَادِهِنَّ مِنَ الۡاِبِلِ. [صحیح مسلم:1873]

سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہ وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے“؟ تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی دو آیتیں خود سیکھے یا ان کی قراءت کرے یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین اُس کے لیے تین سے بہتر ہیں اور چار اُس کے لیے چار سے بہتر ہیں اس طرح آیات کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے“۔

اللہ کے خاص لوگ

☆ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ اَهۡلِيۡنَ مِنَ النَّاسِ، فَقِيۡلَ: مَنۡ اَهۡلُ اللّٰهِ مِنۡهُمۡ؟ قَالَ: اَهۡلُ الۡقُرۡاٰنِ هُمۡ اَهۡلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ. [مسند احمد، ج:19، 12279]

سیدنا انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ان میں سے کون لوگ اللہ والے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن والے ہی“ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہوتے ہیں“۔

جہاد سے افضل عمل

☆ اَنَّ عَلِيًّا الۡاَزۡدِیَّ جَاءَ اِلَى ابۡنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ: يَا ابۡنَ عَبَّاسٍ مَا اَفۡضَلُ الۡجِهَادِ؟ فَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ: اَقُلۡتَ الۡجِهَادَ؟ فَقَالَ: نَعَمۡ. فَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيۡرٌ لَكَ مِنَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْجِهَادِ؟ تَاْتِیْ مَسْجِدًا فَتَقْرَاَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ وَتَتَعَلَّمَ فِیْهِ الْفِقْهَ.
[دروس للشیخ صالح بن حمید، ج:38،ص:12]

علی ازدیؒ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے ابن عباسؓ! سب سے افضل جہاد کیا ہے؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم نے جہاد کا پوچھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو تمہارے لیے جہاد سے بھی زیادہ بہتر ہے؟ تم کسی مسجد میں جاؤ وہاں قرآن پڑھو اور وہاں فقہ سیکھو۔

نبی کریم ﷺ کی قرآن کو تھامنے کی وصیت

☆ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی: آوْصَی النَّبِیُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: کَیْفَ، کُتِبَ عَلَی النَّاسِ الْوَصِیَّةُ ' اُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ یُوْصِ؟ قَالَ: اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰهِ. [صحیح البخاری:5022]

طلحہ بن مصرفؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے سوال کیا: کیا نبی کریم ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا؟ انہیں اس کا حکم کیوں دیا گیا ہے جبکہ آپ ﷺ نے خود کوئی وصیت نہیں فرمائی؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کتاب اللہ (پر عمل کرنے) کی وصیت فرمائی تھی۔

خواتین کے لیے قرآن سے تعلق قائم کرنے کا حکم

• وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۝ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝ [الأحزاب:34-33]

’’اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔ اور تمہارے گھروں میں جو بھی اللہ کی آیات اور حکمت میں سے پڑھا جاتا ہے انہیں یاد کرو، بے شک اللہ نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے‘‘۔

بچوں کو قرآن سکھانا

• عَلِّمُوْا وَلَدَكَ الْقُرْآنَ، وَالْقُرْآنُ سَیُعَلِّمُهُ کُلَّ شَیْءٍ

کسی دانا کا قول ہے: اپنے بچے کو قرآن سکھا دو، قرآن اسے ہر چیز سکھا دے گا۔

☆ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَقَدْ قَرَاْتُ الْمُحْکَمَ.
[صحیح البخاری:5035]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

بچوں سے قرآن کی کتابت کروانا

☆ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ... قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَهُوَ ابْنُ اَحَدَ عَشَرَةَ سَنَةً وَکَانَ یَکْتُبُ لَهُ الْوَحْیَ. [تهذیب التهذیب لابن حجر، ج:3،ص:399]

سیدنا زید بن ثابتؓ جب گیارہ سال کے تھے تب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کے لیے وحی لکھا کرتے تھے۔

قرآن کا بطور حق مہر ادا ہونا

☆ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ فَقَالَ: مَا لِیْ فِی النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِیْهَا، قَالَ: اَعْطِهَا ثَوْبًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، قَالَ: اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ، فَاعْتَلَّ لَهٗ، فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: کَذَا وَکَذَا، قَالَ: فَقَدْ زَوَّجْتُکَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. [صحیح البخاری:5029]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سیدنا سہل بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب مجھے عورتوں سے نکاح کی کوئی حاجت نہیں ہے“۔ایک آدمی نے کہا: اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کپڑا لا کر دے دو“۔اُس نے کہا: مجھے تو یہ بھی میسر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اسے کچھ تو دو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی“۔ وہ بہت افسردہ ہوا (یہ بھی نہ تھی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں قرآن کتنا یاد ہے“؟ اُس نے کہا: فلاں اور فلاں سورتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارا اس سے قرآن کی ان سورتوں پر نکاح کیا جو تمہیں یاد ہیں“۔

قرآن سے تعلق کے فائدے

ایک کامیاب تجارت

• اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ [فاطر:29] ”بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے انہوں نے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا، وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہوگی“۔

قرآن کی بدولت اللہ اور اس کے رسول کی محبت ملنا

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. [المعجم الكبير للطبراني، ج:9، 8657]

سیدنا عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: جو یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ یہ جانے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے کتنی محبت کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہو تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔

ایمان میں اضافہ ہونا

• اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ [الأنفال:2]

”(اصل) مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انہیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں“۔

☆ قَالَ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ: [وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا] وَوَجْهُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يُلْقُوْنَ لَهُ السَّمْعَ وَيُحْضِرُوْنَ قُلُوْبَهُمْ لِتَدَبُّرِهِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَزِيْدُ اِيْمَانُهُمْ، لِاَنَّ التَّدَبُّرَ مِنَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَعْمَالِ الْقُلُوْبِ، وَلِاَنَّهٗ لَابُدَّ اَنْ يُّبَيِّنَ لَهُمْ مَعْنًى كَانُوْا يَجْهَلُوْنَهٗ، اَوْ يَتَذَكَّرُوْنَ مَا كَانُوْا نَسُوْهُ، اَوْ يَحْدُثُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ رَغْبَةً فِي الْخَيْرِ، وَاِشْتِيَاقًا اِلٰى كِرَامَةِ رَبِّهِمْ، اَوْ وَجِلًا مِّنَ الْعُقُوْبَاتِ، وَازْدِجَارًا عَنِ الْمَعَاصِيْ، وَكُلُّ هٰذَا مِمَّا يَزْدَادُ بِهِ الْاِيْمَانُ.

[تيسيرالكريم الرحمٰن فى تفسير كلام المنان للسعدى، ج:1،ص:315]

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں: ”وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا...“ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آیات کو حاضر دل کے ساتھ غور سے سنتے ہیں تا کہ وہ ان میں غور وفکر کریں جس سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو کیونکہ تدبر، دلوں کے اعمال میں شمار ہوتا ہے،

- نیز ان کے لیے معنی کی بھی وضاحت ہوتی ہے جن سے وہ لاعلم ہیں،
- اور ان کو ان امور کی یاددہانی ہوتی ہے جن کو وہ فراموش کر چکے ہیں،
- یا ان کے دلوں میں نیکیوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے،
- اور اپنے رب کے اکرام وتکریم کے حصول کا شوق پیدا ہوتا ہے،
- یا ان کے دلوں میں عذاب سے خوف اور معاصی سے ڈر پیدا ہوتا ہے،
- اور ان تمام کاموں سے ایمان بڑھتا ہے۔

☆ قَالَ جُنْدُبُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنُ عُمَرٍو غَيْرُهُمَا: تَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ فَازْدَدْنَا اِيْمَانًا. [الايمان لابن تيمية،ج:1،ص:178]

سیدنا جندب بن عبداللہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا جس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔

☆ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ، مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اِيْمَانًا: صُحْبَةُ الْفَقِيْهِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ، وَالصِّيَامُ. [بهجة المجالس وأنس المجالس لابن عبد البر،ج:1،ص:199]

سیدنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں اللہ اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے: عالم کی صحبت اختیار کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور روزے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا قرب ملنا

☆ قَالَ الْحَافِظُ زَيْنُ الدِّيْنِ بْنِ رَجَبٍ:... وَمِنْ اَعْظَمِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ اِلٰى مَوْلَاهُ مِنَ النَّوَافِلِ كَثْرَةُ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَسِمَاعِهِ بِتَفَكُّرٍ وَتَدَبُّرٍ وَتَفَهُّمٍ...

[الاتحافات السنية بالأحاديث القدسية، ج:1،ص:162]

حافظ زین الدین بن رجبؒ کہتے ہیں:... نفلی اعمال میں سے عظیم عمل جس کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر سکتا ہے وہ قرآن کی کثرت سے تلاوت کرنا ہے اور اس کو غور وفکر، تدبر اور خوب سمجھ کر سننا ہے...۔

☆ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لِرَجُلٍ تَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَقَرَّبَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهٖ. [الخلاصة فى شرح حديث الولى]

سیدنا خباب بن ارتؓ نے کسی آدمی سے کہا: جتنی تمہاری استطاعت ہے اللہ کا قرب حاصل کرو، اور خوب جان لو کہ تم ہرگز کسی بھی چیز کے ساتھ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے جو اس کو اس کے کلام سے بڑھ کر محبوب ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ملنا

- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o [الانعام:155]

”اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور ڈرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے“۔

فرشتوں کا ساتھ ملنا

☆ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ... وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ...[صحیح مسلم:6853]

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”... اور جو لوگ اللہ کے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اس کی درس و تدریس کرتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتے ہیں...''۔

قرآن کی بدولت زمین و آسمان میں تذکرے ہونا

☆ عَنُ اَبِیُ سَعِیُدِنِ الُخُدُرِیِّ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: اَوُصِنِیُ فَقَالَ: سَاَلُتَ عَمَّا سَاَلُتُ عَنُهُ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: مِنُ قَبُلِكَ اُوُصِیُكَ بِتَقُوَی اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَاُسُ كُلِّ شَیُءٍ وَعَلَیُكَ بِالُجِهَادِ، فَاِنَّهُ رَهُبَانِیَّةُ الُاِسُلَامِ، وَعَلَیُكَ بِذِكُرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةِ الُقُرُاٰنِ، فَاِنَّهُ رَوُحُكَ فِی السَّمَاءِ، وَذِكُرُكَ فِی الُاَرُضِ. [السلسلة الصحيحة، ج:2، 555]

سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے کوئی وصیت کریں تو میں نے کہا: تم نے وہی سوال کیا ہے جو میں نے تم سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا (اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا) میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کو لازم پکڑو، کیونکہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت کا اہتمام کیا کرو کیونکہ وہ آسمان میں تمہارے لیے باعث رحمت اور زمین میں تمہارے لیے باعث تذکرہ ہیں''۔

☆ وَعَنُ اَبِیُ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ قَالَ... قَالَ: عَلَیُكَ بِتِلَاوَةِ الُقُرُاٰنِ وَذِكُرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكُرٌ لَّكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوُرٌ لَّكَ فِی الُاَرُضِ... [صحيح الترغيب والترهيب، ج:3، 2868]

سیدنا ابو ذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں... کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کے ذکر کو لازم کر لو، کیونکہ یہ آسمان میں تمہارے لیے ذکر کا باعث اور زمین میں تمہارے لیے نور کا سبب ہوگا''....

قرآن کی وجہ سے دنیا میں بھی عزت ملنا

☆ عَنُ عَامِرِ بُنِ وَاثِلَةَ، اَنَّ نَافِعَ بُنِ عَبُدِ الُحَارِثِ لَقِیَ عُمَرَ بِعُسُفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ یَسُتَعُمِلُهُ عَلٰی مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسُتَعُمَلُتَ عَلٰی اَهُلِ الُوَادِی؟ فَقَالَ ابُنَ اَبُزٰی؟ قَالَ: وَمَنِ ابُنُ اَبُزٰی؟ قَالَ مَوُلًی مِنُ مَوَالِیُنَا قَالَ: فَاسُتَخُلَفُتَ عَلَیُهِمُ مَوُلًی؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَارِیٌٔ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالُفَرَائِضِ. قَالَ عُمَرُ: اَمَا اِنَّ نَبِیَّكُمُ ﷺ قَدُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یَرُفَعُ بِهٰذَا الُكِتَابِ اَقُوَامًا وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیُنَ. [صحيح مسلم:1897]

عامر بن واثلہؓ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارثؓ (مکہ اور مدینہ کے راستے پر ایک منزل) عسفان میں آکر سیدنا عمرؓ سے ملے (وہ استقبال کے لیے آئے تھے) اور سیدنا عمرؓ انہیں مکہ کا عامل بنایا کرتے تھے تو (سیدنا عمرؓ نے ان سے) پوچھا: آپ نے اہل وادی پر کسے مقرر کیا؟ انہوں نے کہا: ابن ابزیؓ کو۔ انہوں نے پوچھا: ابن ابزیؓ کون ہے؟ کہنے لگے ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ (سیدنا عمرؓ نے) کہا تم نے ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا جانشین بنا ڈالا؟ انہوں نے کہا: بے شک وہ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھنے والا اور فرائض کا عالم ہے۔ سیدنا عمرؓ نے کہا: (ہاں واقعی) تمہارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہت سوں کو اس کے ذریعے نیچے گراتا ہے''۔

حکمت و دانائی ملنا

☆ عَنُ كَعُبٍ قَالَ: عَلَیُكُمُ بِالُقُرُاٰنِ، فَاِنَّهُ فَهُمُ الُعَقُلِ، وَنُوُرُ الُحِكُمَةِ، وَیَنَابِیُعُ الُعِلُمِ وَاَحُدَثُ الُكُتُبِ بِالرَّحُمٰنِ عَهُدًا. وَقَالَ: فِی التَّوُرَاةِ: یَامُحَمَّدُ اِنِّیُ مُنَزِّلٌ عَلَیُكَ تَوُرَاةً حَدِیُثَةً، تَفُتَحُ فِیُهَا اَعُیُنًا عُمُیًا، وَاٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوُبًا غُلُفًا. [سنن الدارمی:3327]

سیدنا کعبؓ بیان کرتے ہیں قرآن کو لازم پکڑ لو کیونکہ وہ عقل کی تیزی، حکمت کی روشنی اور علم کا سرچشمہ ہے اور رحمٰن کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں میں سب سے نئی کتاب ہے اور اللہ

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نے تورات میں یہ بات فرمائی ہے اے محمد! میں تم پر جدید تورات نازل کروں گا جواندھی آنکھوں، بہرے کانوں اورغفلت میں پڑے ہوئے دلوں کوکھول دے گی‘‘۔

☆ مُحمَّدِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ مَتَّعَ بِعَقْلِهٖ وَاِنْ بَلَغَ مِائَتَیْ سَنَةٍ.
[صفة الصفوة، ج:1، ص:374]

محمد بن کعبؒ کہتے ہیں: جوقرآن پڑھتا ہے وہ عقل سے سرفراز رہتا ہے چاہے وہ (عمر میں) دوسو سال تک پہنچ جائے۔

ارذل العمر سے نجات ملنا

☆ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ یُرَدُّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ [**ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَo اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا**] قَالَ: اِلَّا الَّذِیْنَ قَرَءُ وا الْقُرْاٰنَ. [المستدرك للحاکم، ج:3، 4006]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جوقرآن پڑھتا ہے وہ ارذل العمر کی طرف نہیں لوٹایا جاتا کہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جان سکے اوریہی اللہ عزوجل کا فرمان ہے: **ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ o اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** ’’پھرہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف لوٹادیا۔سوائے ان لوگوں کے جوایمان لائے‘‘۔انھوں نے فرمایا: سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے قرآن پڑھا۔

قرآن گمراہی سے بچانے کا ذریعہ

• **فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ’’...فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی‘‘o** [طٰہٰ:123]

☆ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضَمِنَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْهِ اَلَّا یَضِلَّ فِی الدُّنْیَا، وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَةِ وَتَلَا الْاٰیَةَ. [الجامع لاحکام القران للقرطبی، ج:11، ص:258]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰیo**

’’تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ وہ مصیبت میں پڑے گا‘‘ کے

بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے والے اوراس پر عمل کرنے والے کے لیے ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ نہیں ہوگا اور آخرت میں محروم نہیں ہو گا۔اور پھراس آیت کی تلاوت کی۔

☆ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا مَسَکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهٖ. [الموطأ لامام مالك، کتاب القدر:3]

امام مالکؒ سے روایت ہے کہ اُنہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان دونوں کومضبوطی سے تھام کررکھو گے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) اس کے نبی کی سنت‘‘۔

شیاطین کی گمراہی سے بچانے کا ذریعہ

☆ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ هٰذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ تَحْضُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ یُنَادُوْنَ: یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّرِیْقُ فَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ حَبْلَ اللّٰهِ الْقُرْاٰنُ. [سنن الدارمی، ج:2، 3317]

سیدنا عبداللہؓ کہتے ہیں اس (سیدھے) راستے پر جہاں آمدورفت رہتی ہے یہاں شیاطین آتے ہیں اور پکار کر کہتے ہیں: اے اللہ کے بندے! اس (دوسرے) راستے پر آجاؤ۔پس تم اللہ کی رسی کومضبوطی سے تھام لو بے شک اللہ کی رسی قرآن ہے۔

گناہوں سے بچانے کا ذریعہ

☆ قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ ابْنُ تَیْمِیَّةَ: فَاِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ، وَتَدَبَّرَهُ، کَانَ ذٰلِكَ مِنْ اَقْوَی الْاَسْبَابِ الْمَانِعَةِ لَهُ مِنَ الْمَعَاصِیْ اَوْ بَعْضِهَا. [مجموع الفتاوی لابن تیمیة، ج:20، ص:123]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں: پس بے شک جب انسان قرآن پڑھتا ہے اوراس میں غوروفکر کرتا ہے تو یہ ان قوی اسباب میں سے ایک (سبب) ہے کہ جو اُسے نافرمانیوں یا ان میں سے بعض سے روکنے والا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن بیماریوں کے علاج کا ذریعہ

☆ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَامْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا اَوْ تَرْقِيْهَا فَقَالَ: عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ . [السلسلة الصحيحة، ج:4، 1931]

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو ایک عورت سیدہ عائشہؓ کا علاج کر رہی تھی یا ان کو دم کر رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کتاب اللہ (یعنی قرآن) کے ساتھ اس کا علاج کرو''۔

مطلوبہ چیز کا حصول آسان ہو جانا

☆ كَانَ الْاِمَامُ اِبْرَاهِيْمُ الْمُقَدَّسِيُّ يُوْصِيْ تِلْمِيْذَهُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الدَّايِمِ (رَحِمَهُمَا اللّٰهُ) اَكْثِرْ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَلَا تَتْرُكْهُ، فَاِنَّهُ يَتَيَسَّرُ لَكَ الَّذِيْ تَطْلُبُهُ عَلٰى قَدْرِ مَا تَقْرَأُ...
[ذيل طبقات الحنابلة، ج:3، ص:205]

امام ابراہیم مقدسیؒ اپنے شاگرد عباس بن عبدالدایم رحمہما اللہ کو وصیت کیا کرتے تھے: قرآن کی کثرت سے تلاوت کرو اور اسے ترک نہ کرو، تو تم جو طلب کرنا چاہتے ہو وہ تمہارے لیے اتنا ہی آسان ہو جائے گا جتنی تم قراءت کرو گے۔

دنیا و آخرت میں نجات ملنا

☆ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَلَيْسَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِلْعَبْدِ فِيْ مَعَاشِهِ وَمَعَادِهِ وَاَقْرَبَ اِلٰى نَجَاتِهِ مِنْ تَدَبُّرِ الْقُرْاٰنِ وَاِطَالَةِ التَّاَمُّلِ فِيْهِ وَجَمْعِ الْفِكْرِ عَلٰى مَعَانِيْ اٰيَاتِهِ...
[مدارج السالكين، ج:1، ص:450]

ابن قیمؒ کہتے ہیں: کسی بھی بندے کے لیے اُس کی دنیا و آخرت اور نجات سے قریب کرنے والی کوئی چیز قرآن میں تدبر، اس میں طویل غور و فکر کرنے اور اپنی سوچ کو اس کی آیات کے معنی پر مرکوز کرنے سے زیادہ نفع مند نہیں۔

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

☆ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ فِيْهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا. [صحيح البخاري:5020]

سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ اور اس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔

• اور جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا مزہ تو اچھا لیکن اس میں خوشبو نہیں۔
• اور اس فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل ریحان جیسی ہے اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے۔
• اور اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن (کڑوا پھل) جیسی ہے جس کا مزہ کڑوا اور اس میں خوشبو بھی نہیں ہے۔

☆ شُبِّهَ الْاِيْمَانُ بِالطَّعْمِ الطَّيِّبِ لِكَوْنِهِ خَيْرًا بَاطِنِيًّا لَا يَظْهَرُ لِكُلِّ اَحَدٍ، وَالْقُرْاٰنُ بِالرِّيْحِ الطَّيِّبِ يَنْتَفِعُ بِسَمَاعِهِ كُلُّ اَحَدٍ وَيَظْهَرُ بِمُحَاسِنِهِ لِكُلِّ سَامِعٍ.
[مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج:7، 2134]

• ایمان کو لذیذ کھانے کے ساتھ اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ یہ ایک باطنی خیر ہے جو ہر ایک کے لیے ظاہر نہیں ہوتی،
• اور قرآن کو پاکیزہ خوشبو کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ اس کو سن کر ہر کوئی فائدہ اٹھاتا ہے اور ہر سننے والے کے لیے قرآن اپنی خوبیاں ظاہر کرتا ہے۔

☆ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: (وَطَعْمُهَا مُرٌّ) لِاَنَّ النِّفَاقَ كُفْرُ الْبَاطِنِ وَالْحَلَاوَةُ اِنَّمَا هِيَ لِلْاِيْمَانِ فَشَبَّهَهُ بِالرَّيْحَانِ لِكَوْنِهِ لَمْ يَنْتَفِعْ بِبَرَكَةِ الْقُرْاٰنِ وَلَمْ يَفُزْ بِحَلَاوَةِ اَجْرِهِ فَلَمْ يُجَاوِزْ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الطِّیبُ مَوۡضِعَ الصَّوۡتِ وَھُوَ الۡحَلۡقُ وَلَا اتَّصَلَ بِالۡقَلۡبِ.

[فیض القدیر شرح الجامع الصغیر،ج:8152,5]

ابن حجرؒ کہتے ہیں: (''وَطَعۡمُھَا مُرٌّ...''اس کا ذائقہ تلخ ہے) کیونکہ نفاق باطن کا کفر ہے اور لذت اور شیرینی ایمان کے لیے ہے، نبی کریم ﷺ نے اسے گل ریحان کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ اس نے قرآن کی برکت سے فائدہ نہیں اٹھایا اور وہ اس کے اجر کی شیرینی پا کر بھی کامیاب نہیں ہوا، تو اس کی لذت ومٹھاس آواز کی جگہ جو کہ حلق ہے اس سے آگے نہیں گزری اور نہ ہی دل تک پہنچی ہے۔

صاحب قرآن قابل رشک انسان

☆ عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اثۡنَتَیۡنِ، رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الۡکِتَابَ وَقَامَ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیۡلِ وَرَجُلٌ اَعۡطَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یَتَصَدَّقُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیۡلِ وَالنَّھَارِ. [صحیح البخاری:5025]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسد (رشک) تو صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات کی گھڑیوں میں اس کے ذریعے سے قیام کرتا ہے، اور (دوسرا) وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اس سے دن رات صدقہ کرتا رہتا ہے''۔

قرآن کی تلاوت نفل اذکار سے افضل ہے

☆ قَالَ ابۡنُ بَازٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ: اَلۡاَصۡلُ اَنَّ تِلَاوَۃَ الۡقُرۡاٰنِ اَفۡضَلُ مِنَ الۡاَذۡکَارِ اِلَّا فِی الۡاَوۡقَاتِ الۡمُخَصَّصَۃِ بِاَذۡکَارٍ مُعَیَّنَۃٍ مِثۡلَ اَدۡبَارِ الصَّلَوَاتِ وَفِی الصَّبَاحِ وَالۡمَسَاءِ...

[فتاوی اللجنة الدائمة المجموعة الاولی،جز:24،ص:234]

ابن بازؒ کہتے ہیں کہ قاعدہ یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت باقی اذکار سے افضل ہے سوائے ان اوقات کے جو اذکار کے لیے خاص کیے گئے ہیں جیسا کہ نماز کے بعد کے اذکار اور صبح وشام کے اذکار۔

قرآن کی تلاوت کا اجر

☆ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ یَقُوۡلُ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: "[مَنۡ قَرَاَ حَرۡفًا] مِنۡ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالۡحَسَنَۃُ بِعَشۡرِ اَمۡثَالِھَا لَا اَقُوۡلُ الٓمّٓ حَرۡفٌ، وَلٰکِنۡ اَلِفٌ حَرۡفٌ وَلَامٌ حَرۡفٌ وَمِیۡمٌ حَرۡفٌ". [سنن الترمذی:2910]

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی کتاب (قرآن) میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم (ایک) حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے''۔

تین آیات کی تلاوت کا اجر

☆ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھۡلِہٖ اَنۡ یَجِدَ فِیۡہِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلۡنَا: نَعَمۡ، قَالَ: فَثَلَاثُ اٰیَاتٍ یَقۡرَاُ بِھِنَّ اَحَدُکُمۡ فِیۡ صَلَاتِہٖ، خَیۡرٌ لَہٗ مِنۡ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ. [صحیح مسلم:1872]

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے جب وہ (باہر سے) اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین بڑی فربہ حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟'' ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے تین بھاری بھرکم اور موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں''۔

دس آیات کی تلاوت کا اجر

☆ عَنۡ فُضَالَۃَ بۡنِ عُبَیۡدٍ وَتَمِیۡمٍ الدَّارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنۡ قَرَاَ عَشۡرَ اٰیَاتٍ فِیۡ لَیۡلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِنۡطَارٌ وَالۡقِنۡطَارُ خَیۡرٌ مِنَ الدُّنۡیَا وَمَا فِیۡھَا فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ الۡقِیَامَۃِ یَقُوۡلُ رَبُّکَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عَزَّوَجَلَّ: اِقْرَاَ وَارُقَ لِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى اٰخِرِ اٰيَةٍ مَعَهُ،يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اِقْبِضْ، فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ،فَيَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدَ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمَ.

[المعجم الكبير للطبراني، ج:2، 1253]

سیدنا فضالہ بن عبیدؓ اور سیدنا تمیم داریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات (کے قیام) میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لیے (اجر کا) ڈھیر لکھا جاتا ہے اور یہ ڈھیر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارا رب عزوجل فرمائے گا: پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھتا جا یہاں تک کہ جو سب سے آخری آیت اس کو یاد ہوگی اس تک پہنچ جائے گا۔ تب تیرا رب عزوجل بندے سے فرمائے گا: مٹھی بھرو۔ وہ بندہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہے گا: اے رب! تو خوب جانتا ہے (کہ کیا بھروں)۔ تو وہ فرمائے گا: ایک ہاتھ میں ہمیشگی اور دوسرے میں نعمتیں بھرلو“۔

سو آیات کی تلاوت کا اجر

☆عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ. [مسند احمد، ج:28، 16958]

سیدنا تمیم داریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات کو سو آیات پڑھیں اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے“۔

ہزار آیات کی تلاوت کا اجر

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ. [سنن أبي داؤد:1398]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دس آیتوں سے قیام کیا اس کو غافلوں میں نہیں لکھا جاتا،

- اور جو سو آیتوں سے قیام کرے وہ فرماں برداروں میں لکھا جاتا ہے۔
- اور جو ہزار آیتوں سے قیام کرے وہ بے انتہا ثواب جمع کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے“۔

تلاوت قرآن کے وقت فرشتوں اور سکینت کا نازل ہونا

☆ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ، اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ، فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ: اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ: فَاَشْفَقْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا. قَالَ: وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا، لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ.

[صحيح البخاری:5018]

سیدنا اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت سورۃ البقرۃ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے قریب ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس دوران گھوڑا بدکنے لگا تو وہ خاموش ہوگئے اور وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑے نے بھی اچھل کود شروع کر دی۔ انہوں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑے نے بھی اچھل کود شروع کر دی تو وہ وہاں سے چلے گئے چونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ وہ اسے (یحییٰ) نقصان پہنچائے گا انہوں نے تلاوت بند کر دی (اور بیٹے کو وہاں سے ہٹا دیا)۔ پھر انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو وہاں کچھ دکھائی نہ دیا۔ صبح کے وقت انہوں نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ”اے ابن حضیرؓ! تم پڑھتے رہتے۔ اے ابن حضیرؓ! تم پڑھتے رہتے“۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ڈر لگا

کہ وہ (گھوڑا) یحییٰ کو کچل دے گا کیونکہ وہ اس کے قریب ہی تھا۔تو میں نے سر اٹھایا اور اس (یحییٰ) کی طرف گیا، پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو چھتری جیسی چیز ہے جس میں بہت سے چراغ روشن ہیں۔ پھر میں دوبارہ باہر آیا تو میں اسے نہ دیکھ سکا۔

آپ ﷺ نے پوچھا: ”تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سننے کے لیے قریب آ رہے تھے۔ اگر تم (رات بھر) پڑھتے رہتے تو صبح تک دوسرے لوگ بھی انہیں دیکھتے اور وہ ان سے چھپ نہ سکتے“۔

قرآن سے تعلق کے اخروی فائدے

قبر کے سوالوں میں آسانی

☆ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ... وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هٰذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّىَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِىَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَيَقُوْلَانِ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ“. [سنن أبی داؤد: 4753]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”...(میت کو دفنا کر) جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس جاتے ہیں تو وہ (میت) ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے، جبکہ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہوتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟...فرمایا: اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر وہ اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔

- پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: مَا دِيْنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: دِيْنِىَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔
- پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں،
- پھر وہ کہتے ہیں: وَمَا يُدْرِيْکَ تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے: قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی۔

قرآن قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

☆ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِىْ قَبْرِهِ فَاِذَا اُتِىَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْقُرْاٰنِ وَاِذَا اُتِیَ مِنْ قِبَلِ یَدَیْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَاِذَا اُتِیَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ دَفَعَهُ مَشْیُهُ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَالصَّبْرُ حَجَزَهُ... [المعجم الأوسط للطبراني، ج:10، 9434]

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ آدمی کو جب اس کی قبر میں لایا جاتا ہے تو (فرشتہ) اس کے سر کی طرف سے (عذاب دینے کے لیے) آتا ہے، تو تلاوتِ قرآن اسے دور کر دیتی ہے۔

- جب فرشتہ اس کے سامنے سے آتا ہے تو صدقہ اسے دھکیل دیتا ہے۔
- اور جب اس کے پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مساجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔ اور صبر رکاوٹ بن جاتا ہے....

قیامت کے دن قرآن کا انسان کی شکل میں آنا

☆ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْقُرْاٰنُ كَالرَّجُلِ الشَّابِ۔ فَیَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ اَنَا الَّذِیْ اَسْهَرْتُ لَیْلَكَ وَاَظْمَاْتُ نَهَارَكَ. [المستدرك للحاكم، ج:2، 2087]

عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن قرآن ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کے بال سفید ہوں گے تو وہ اپنے پڑھنے والے سے کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا اور دن میں تجھے پیاسا رکھا“۔

قیامت کے دن قرآن کا سفارشی بن کر آنا

☆ عَنْ اَبِیْ اَمَامَةَ الْبَاهِلِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، یَقُوْلُ: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهِ... [صحیح مسلم: 1874]

سیدنا ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قرآن کی تلاوت کرو بلاشبہ قیامت کے دن یہ اپنے ساتھیوں کی سفارش کے لیے آئے گا...“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بندے پر سایہ کرنا

☆ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ شَافِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ وَالَ عِمْرَانَ تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ یُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ فَاِنَّ تَعْلِیْمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ. [مسند احمد، ج:36، 22157]

سیدنا ابو امامہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا،

- دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کو سیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی۔ سورۃ البقرۃ سیکھو کیونکہ اس کی تعلیم باعث برکت اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے“۔

قیامت کے دن گواہی دینے والا

☆ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ...وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ... [صحیح مسلم: 534]

سیدنا ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(روزِ قیامت) قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا...“۔

قاری قرآن کے لیے عزت کا تاج اور اللہ کی رضامندی

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَجِیْءُ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ: یَارَبِّ حَلِّهِ فَیُلْبَسُ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَارَبِّ زِدْهُ، فَیُلْبَسُ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ یَقُوْلُ: یَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَیَرْضَی عَنْهُ فَیُقَالُ لَهُ اِقْرَاْ وَارْقَ وَیُزَادُ بِكُلِّ اٰیَةٍ حَسَنَةً. [سنن الترمذی: 2915]

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن قرآن آئے گا تو وہ

کہے گا کہ اے میرے رب! اس (قاری قرآن) کو زیور پہنا دیں، تو اس شخص کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔

- پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اس میں اضافہ فرمائیں، تو اس کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔
- پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اس سے راضی ہو جائیں تو اللہ اس شخص سے راضی ہو جائے گا۔
- پھر اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھتے جا اور (جنت کے درجات) چڑھتے جا ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی بھی زیادہ کر دی جائے گی''۔

والدین کے سر پر نور کا تاج پہنانے کا باعث

☆ وَعَنْ بُرِيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهَا اُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِّنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَانِ لَا تَقُوْمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْاٰنَ.

[صحیح الترغیب و الترھیب، ج:1434,2]

سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو ایسے دو (ریشمی) حلے پہنائے جائیں گے کہ وہ پوری دنیا بھی ان دو (حلوں کی قیمت) کے برابر نہ ہوگی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ ہمیں کیوں پہنایا گیا؟ تو کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی وجہ سے''۔

قرآن پڑھنے والوں کا جنت میں مقام

☆ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا. قَالَ: يَجِىْءُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ: هَلْ تَعْرِفُنِىْ؟ اَنَا الَّذِىْ كُنْتُ اُسْهِرُ لَيْلَكَ وَاُظْمِئُ هَوَاجِرَكَ، وَاِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ

وَرَاءِ تِجَارَتِهٖ، وَاَنَا لَكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ وَيُوْضَعُ عَلَى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ وَ يُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، فَيَقُوْلَانِ: يَارَبِّ! اَنّٰى لَنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِتَعْلِيْمِ وَلَدِكُمَا الْقُرْاٰنَ وَاِنَّ صَاحِبَ الْقُرْاٰنِ يُقَالُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اِقْرَاْ وَارْقَ فِى الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِى الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ مَعَكَ. [السلسلة الصحیحة، ج:2829,6]

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''قرآن قیامت کے دن اس آدمی کے روپ میں آئے گا جس کا رنگ زرد ہوگا اور اپنے ساتھی سے پوچھے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ (پھر قرآن اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہے گا) میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار اور دوپہروں کو تجھے پیاسا رکھتا تھا۔

- اور یقیناً ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا تھا اور میں آج ہر تاجر کو چھوڑ کر تیرے لیے ہوں
- پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی دی جائے گی
- اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا
- اور اس کے والدین کو دو (عمدہ) پوشاکیں پہنائی جائیں گی، (وہ اس قدر بیش بہا ہوں گی) کہ دنیا و مافیہا (کی قیمت) ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
- وہ دونوں کہیں گے: اے رب! یہ (پوشاکیں) ہمارے لیے کیسے؟ کہا جائے گا: اپنے بیٹے کو قرآن سکھانے کی وجہ سے۔ اور بے شک صاحبِ قرآن کو روزِ قیامت کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (جنت کے) درجے چڑھتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت ہوگی''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن سے اعراض کی اقسام

قرآن کو چھوڑنے کی اقسام

☆ قَالَ ابنُ الْقَیِّمِ الْجَوْزِیَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ:ھَجْرُ الْقُرْاٰنِ اَنْوَاعٌ:

ابن قیم جوزیہؒ نے کہا: قرآن کو ترک کرنے کی کئی اقسام ہیں:

1۔قرآن کو نہ سننا اور نہ ہی ایمان لانا

• اَحَدُھُمَا: ھَجْرُ سَمَاعِہٖ وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَالْاِصْغَاءُ اِلَیْہِ۔

ان میں سے پہلی قسم ہے: اس کی سماعت، اس پر ایمان لانے اور اس کے سننے کو ترک کرنا۔

• **وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ o**

[حٰمٓ السّجدۃ:26]

’’اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا، اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور کرو، تا کہ تم غالب رہو‘‘۔

2۔قرآن پر عمل نہ کرنا

• وَالثَّانِیْ: ھَجْرُ الْعَمَلِ بِہٖ وَالْوُقُوْفُ عِنْدَ حَلَالِہٖ وَحَرَامِہٖ، وَاِنْ قَرَاَہٗ وَاٰمَنَ بِہٖ۔

دوسری: قرآن پڑھنے اور اس پر ایمان لانے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے حلال وحرام پر نہ رکنا۔

☆ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ،قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ...رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ...فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاہُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِہٖ بِفِھْرٍ اَوْ صَخْرَۃٍ فَیَشْدَخُ بِہٖ رَاْسَہٗ، فَاِذَا ضَرَبَہٗ تَدَھْدَہَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ لِیَاْخُذَہٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی ھٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُہٗ وَعَادَ رَاْسُہٗ کَمَا ھُوَ فَعَادَ اِلَیْہِ فَضَرَبَہٗ...وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشْدَخُ رَاْسُہٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْہُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْہِ بِالنَّھَارِ، یُفْعَلُ بِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ...[صحیح البخاری:1386]

سیدنا سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’... آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیے اور وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ (اور پھر عالم بالا لے گئے)...وہاں ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک بڑا سا پتھر لیے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ لیٹے ہوئے شخص کے سر کو کچل دیتا تھا۔ جب وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو وہ پتھر سر پر لگ کر دور چلا جاتا اور وہ اسے جا کر اٹھالاتا۔ ابھی پتھر لے کر واپس بھی نہیں آتا تھا کہ اس کا سر دوبارہ درست ہو جاتا اور وہ اسے پھر دوبارہ مارتا...(فرشتوں نے بتایا) جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سوتا رہتا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا رہے گا‘‘۔

☆ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ کُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ۔

[صحیح الجامع الصغیر، ج:129,1]

• **سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں معراج کی رات ایسے لوگوں پر گیا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں جب بھی وہ کاٹے جاتے تھے وہ مکمل ہو جاتے تھے، میں نے پوچھا کہ اے جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ کہتے تھے اُسے خود نہیں کرتے تھے**

• **اور جو کتاب اللہ کو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے‘‘۔**

3۔اس کے مطابق فیصلے نہ کرنا

• وَالثَّالِثُ: ھَجْرُ تَحْکِیْمِہٖ وَالتَّحَاکُمُ اِلَیْہِ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْنِ وَفُرُوْعِہٖ وَاعْتِقَادُ اَنَّہٗ لَا یُفِیْدُ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْيَقِينُ،وَاَنَّ اَدِلَّتَهُ لَفظِيَّةٌ لَا تُحَصِّلُ الْعِلمَ.

تیسری: دین کے اصولی اور فروعی مسائل میں قرآن کو حاکم نہ بنانا اور اس کا فیصلہ نہ ماننا اور اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ یہ (قرآن) یقین کا فائدہ نہیں دیتا اور یہ کہ اس کے دلائل لفظی ہیں اور یہ علم کا فائدہ نہیں دیتے۔

• وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا۝ [النسآء:61]

''اور جب ان سے کہا جائے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے رُکے رہتے ہیں، صاف رکنا''۔

• وَاِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ۝ [النور:48]

''اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں، تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تب ان میں سے ایک گروہ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں''۔

4۔قرآن پر غور وفکر نہ کرنا اور فہم حاصل نہ کرنا

• وَالرَّابِعُ: هَجرُ تَدَبُّرِهِ وَتَفَهُّمِهِ وَمَعرِفَةُ مَا اَرَادَ الْمُتَكَلِّمُ بِهِ مِنْهُ.

چوتھی: اس میں غور وفکر، اس کے فہم اور اس چیز کی معرفت کو چھوڑ دینا جس کا ارادہ کلام کرنے والے نے اس سے کیا ہے۔

• اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰى قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا۝.[محمد:24]

''کیا بھلا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں''۔

5۔اس کے ذریعے علاج نہ کرنا

• وَالْخَامِسُ: هَجرُ الْاِستِشفَاءِ وَالتَّدَاوِي بِهِ فِي جَمِيعِ اَمرَاضِ الْقُلُوبِ وَاَدوَائِهَا فَيُطلَبُ شِفَاءُ دَائِهِ مِنْ غَيرِهِ،وَيَهْجُرُ التَّدَاوِي بِهِ،

پانچویں: دلوں کے تمام امراض اور اس کی بیماریوں میں اس کے ساتھ شفا حاصل کرنے کو چھوڑ دینا، پس کسی اور سے اپنی بیماری کا علاج طلب کرنا اور اس کے ساتھ علاج نہ کرنا

• وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا۝ [بنی اسرائیل:82]

''اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے خسارے میں ہی اضافہ کرتا ہے''۔

• وَكُلُّ هٰذَا دَاخِلٌ فِي قَوْلِهِ: وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا۝. [الفرقان:30]

یہ سب اللہ کے اس قول میں داخل ہے: وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا۝ [الفوائد لابن القیم،ج:1،ص:82]

اور رسول کہے گا اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑا ہوا بنا لیا تھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن سے اعراض کے نقصانات

انسان کی گمراہی کا باعث

• وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ o وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o [الأعراف:176-175]

''اور انہیں اس شخص کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں وہ ان سے صاف نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا۔ چنانچہ وہ گمراہ ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند مرتبہ عطا کرتے مگر وہ دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگا۔ ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور اگر اُسے چھوڑ دے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہ اُس قوم کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ ایسے واقعات ان سے بیان کرتے رہو شاید کہ وہ غور وفکر کریں''۔

زندگی تنگ ہونا

• وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى o قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا o قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى o [طٰه:126-124]

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔ وہ فرمائے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تھیں تو تو انہیں بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھلا دیا جائے گا''۔

گھروں سے برکت کا اٹھ جانا

☆ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ... اِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيْقُ عَلٰى اَهْلِهِ، وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ اَنْ لَا يُقْرَاءَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ. [سنن الدارمی، ج:2,3309]اسناده صحيح

سیدنا ابو ہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ ... یقیناً قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے گھر اپنے رہنے والوں کے لیے تنگ ہوجاتا ہے۔ فرشتے اس کو چھوڑ دیتے ہیں، شیاطین اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اور اس کی خیر وبرکت کم ہوجاتی ہے۔

شیطان اور برے ساتھیوں کا مسلط ہونا

• وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ o وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ o حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ o وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ o [الزخرف:39-36]

''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اور بے شک وہ ضرور انہیں اصل راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا اے کاش! میرے درمیان اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا، پس وہ برا ساتھی ہے۔ اور آج یہ بات تمہیں ہرگز نفع نہ دے گی، جب کہ تم نے ظلم کیا کہ بے شک تم (سب) عذاب میں مشترک ہو''۔

موت کے بعد سخت سزا ملنا

• يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ o [الجاثية:8]

''اللہ کی آیات اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، جو کہ وہ سنتا ہے، پھر وہ تکبر کرتے ہوئے اڑا رہتا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہے، گویا اس نے اُن کو نہیں سنا، سو اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیجیے''۔

☆ عَنْ سَمُرَةِ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى الرُّؤْيَا قَالَ: اَمَّا الَّذِىْ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. [صحيح البخارى:1143]

سیدنا سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا مگر وہ اس (قرآن) سے غافل ہو گیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا''۔

قیامت کے دن رسوائی کا سبب

• وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا○. [الفرقان:30]

''اور رسول کہے گا: اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑا ہوا بنا لیا تھا''۔

قرآن کے حقوق

قرآن کے پانچ حقوق

لِلْقُرْاٰنِ عَلَيْنَا خَمْسَةُ حُقُوْقٍ وَهِىَ:

ہم پر قرآن کے پانچ حقوق ہیں جو یہ ہیں:

1. حَقُّ التِّلَاوَةِ
2. حَقُّ الْحِفْظِ
3. حَقُّ التَّدَبُّرِ
4. حَقُّ الْعَمَلِ
5. حَقُّ التَّبْلِيْغِ

1۔ حق التلاوۃ - تلاوت کرنا

کتاب کے وارثوں کی علامت

• اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○. [البقرة:121]

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے، یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اس کے ساتھ کفر کرے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں''۔

تلاوت کرنا قرآن کی تزیین

☆ قَالَ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَرَّ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِمُصْحَفٍ مُزَيَّنٍ بِالذَّهَبِ فَقَالَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلَاوَتُهُ بِالْحَقِّ. [حلية الأولياء، ج:4، ص:105]

شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہؓ کے پاس سے کوئی سونے سے مزین مصحف کو لے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کر گزرا، تو انہوں نے کہا: مصحف کو سب سے بہتر چیز جس سے مزین کیا جاسکتا ہے وہ حق کے ساتھ اس کی تلاوت کرنا ہے۔

2۔ حق الحفظ - حفظ کرنا

قرآن حفظ کے لیے آسان

• وَلَقَدُ يَسَّرُنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكُرِ فَهَلُ مِنُ مُّدَّكِرٍo. [القمر:17]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا''؟

• وَلَقَدُ يَسَّرُنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكُرِ فَهَلُ مِنُ مُّدَّكِرٍo

اَىُ: وَلَقَدُ يَسَّرُنَا وَ سَهَّلُنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ الْكَرِيُمَ، اَلْفَاظُهُ لِلُحِفُظِ وَالْاَدَاءِ، وَمَعَانِيُهِ لِلْفَهُمِ وَالْعِلُمِ، لِاَنَّهُ اَحُسَنُ الْكَلَامِ لَفُظًا، وَاَصُدَقُهُ مَعُنًى، وَاَبُيَنُ تَفُسِيُرًا، فَكُلُّ مَنُ اَقُبَلَ عَلَيُهِ يَسِّرَ اللّٰهُ عَلَيُهِ مَطُلُوُبَهُ غَايَةَ التَّيُسِيُرِ، وَسَهَّلَهُ عَلَيُهِ.
[تيسير الكريم الرحمٰن فى تفسير المنّان للسعدى، ج:1،ص:825]

وَلَقَدُ يَسَّرُنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكُرِ فَهَلُ مِنُ مُّدَّكِرٍo یعنی ہم نے اس قرآن کے الفاظ کو یاد کرنے، ان کو ادا کرنے اور اس کے معانی کو علم وفہم کی خاطر نہایت آسان اور سہل بنایا کیونکہ قرآن لفظ کے اعتبار سے نہایت اچھا، معنی کے اعتبار سے سب سے سچا اور تفسیر کے اعتبار سے سب سے واضح کلام ہے۔ جو کوئی قرآن پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے اللہ اس کے مقصود کو نہایت آسان اور اس کے لیے سہل بنا دیتا ہے۔

حفظ کے بعد مسلسل اس کی نگرانی کرنا

☆ عَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنُهُمَا اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنُ عَاهَدَ عَلَيُهَا اَمُسَكَهَا، وَاِنُ اَطُلَقَهَا ذَهَبَتُ.
[صحيح البخارى:5031]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر وہ اس کی نگرانی کرے گا تو اسے روک سکے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا''۔

☆ عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: بِئُسَ مَا لِاَحَدِهِمُ اَنُ يَقُوُلَ: نَسِيُتُ اٰيَةَ كَيُتَ وَكَيُتَ، بَلُ نُسِّىَ وَاسُتَذُكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنُ صُدُوُرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ.
[صحيح البخارى: 5032]

سیدنا عبداللہؓ (بن مسعود) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ تم قرآن پڑھتے رہا کرو کیونکہ قرآن انسانوں کے دلوں سے نکل جانے میں اونٹ کے بھاگ جانے سے بھی بڑھ کر ہے''۔

قرآن حفظ کرنے کی اہمیت وفضیلت

نبی کریم ﷺ کی سنت

• حِفُظُ الْقُرْاٰنِ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَالنَّبِىُّ ﷺ قَدُ حَفِظَ الْقُرْاٰنَ الْكَرِيُمَ بَلُ وَ كَانَ يُرَاجِعُهُ جِبُرِيُلُ عَلَيُهِ السَّلَامَ فِىُ كُلِّ سَنَةٍ.

قرآن حفظ کرنا ایسا طریقہ ہے جو اسلاف سے چلا آ رہا ہے پس نبی کریم ﷺ نے بھی قرآن کریم کو حفظ کیا بلکہ آپ ﷺ جبریلؑ کے ساتھ ہر سال اس کا دورہ کرتے تھے۔ (یعنی اس کو دہراتے تھے)

قرآن حفظ کرنا آگ سے نجات دلانے کا باعث

☆ عَنُ عُقُبَةِ بُنِ عَامِرٍ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ لَوُ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِىُ اِهَابٍ، ثُمَّ اُلُقِىَ فِى النَّارِ، مَا احُتَرَقَ. [السلسلة الصحيحة، ج:3562,7]

سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قرآن کو کسی چمڑے میں

لپیٹ کر بھی آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اسے نہیں جلائے گی‘‘۔

☆ وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ مَا قَالَهُ اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ، مِنْهُمُ الْبَيْهَقِيُّ، فَقَالَ فِي "الشُّعَبِ" عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: "يَعْنِي: اَنَّ مَنْ حَمَلَ الْقُرْاٰنَ وَقَرَاَهُ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ".

[السلسلة الصحيحة، ج:7، تحت رقم:3562]

اس کا مطلب وہ ہے جو آئمہ حدیث نے بیان کیا ہے جن میں بیہقیؒ بھی شامل ہیں، انہوں نے شعب الایمان میں کہا ہے کہ ابو عبداللہؒ کہتے ہیں کہ یعنی جس نے قرآن سینے میں اٹھایا اور اس کی قراءت کی، آگ اسے نہیں چھوئے گی۔

حافظ قرآن عزت وتکریم کا حق دار

☆ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ". [سنن أبي داؤد:4845]

سیدنا ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کی تکریم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کا اکرام کیا جائے

- اور قرآن کے حامل کی عزت کی جائے جو نہ اس میں غلو کرنے والا ہو اور نہ اس سے جفا کرنے والا ہو
- اور عادل بادشاہ کا اکرام کیا جائے‘‘۔

حافظ قرآن بلند مرتبے اور اونچے مقام والا

☆ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ اَجْرَانِ. [صحيح مسلم:1862]

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی قرآن میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو لکھنے والے، معزز اور بزرگی والے ہیں،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- اور جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اسے اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے‘‘۔

حافظ قرآن امامت کا حق دار

☆ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا... [سنن الترمذي:235]

سیدنا ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں کی امامت وہ کروائے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب پڑھنے والا ہو۔ پھر اگر وہ قراءت میں برابر ہوں تو جوان میں سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو

- پھر اگر وہ سب سنت (کے علم) میں بھی برابر ہوں تو ان میں جس نے پہلے ہجرت کی ہو
- پھر اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں جو زیادہ عمر والا ہو (وہ امامت کرے)...‘‘۔

حفظ قرآن دنیا میں بھی بلند مرتبے کا باعث

☆ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ؟ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلَى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ... [صحيح البخاري:1347]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دو دو شہید مردوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیتے اور پوچھتے کہ ان میں قرآن کس نے زیادہ یاد کیا ہے؟ پھر جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں اسی کو پہلے اتارتے....

نبی کریم ﷺ کا بچے کے قرآن کی تحفیظ کو سراہنا

☆ عَنْ زَيْدٍ اَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ قَالَ زَيْدٌ: ذُهِبَ بِي اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاُعْجِبَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِیْ، فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، ھٰذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ مَعَهُ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ بِضْعَ عَشْرَةَ سُوْرَةً، فَاَعْجَبَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ، وَقَالَ: یَا زَیْدُ، تَعَلَّمْ لِیْ کِتَابَ یَھُوْدَ، فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابِیْ. [مسند احمد، ج:21618]

سیدنا زیدؓ (بن ثابت) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سیدنا زیدؓ نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ مجھے دیکھ کر خوش ہوئے (اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی)۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بنونجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل ہونے والی قرآن کی کئی سورتیں یاد ہیں۔

• آپ ﷺ کو اس بات پر تعجب ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے زیدؓ! میرے لیے یہودیوں کا طرز تحریر سیکھ لو، کیونکہ اپنے خطوط کے حوالے سے اللہ کی قسم! مجھے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے‘‘۔

حفظ قرآن کی وجہ سے بچوں کو امام بنانا

☆ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: ... فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَةُ اَھْلِ الْفَتْحِ، بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِھِمْ، وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِھِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ وَاللّٰہِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ: صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا وَصَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِیْ حِیْنَ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ، لِمَا کُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّکْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ. . .
[صحیح البخاری:4302]

سیدنا عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں... چنانچہ جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام لانے میں جلدی کی۔ پھر جب (مدینہ) سے واپس آئے تو کہا کہ میں اللہ کی قسم ایک سچے نبی کے پاس سے آ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: ’’فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امامت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ یاد ہو‘‘۔ لوگوں نے اندازہ کیا کہ کسے قرآن

سب سے زیادہ یاد ہے تو کوئی شخص ان کے قبیلے میں مجھ سے زیادہ قرآن یاد کرنے والا انہیں نہیں ملا۔ کیونکہ میں آنے جانے والے سواروں سے سن کر قرآن یاد کر لیا کرتا تھا۔ اس لیے مجھے لوگوں نے امام بنایا۔ حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی...

3۔ حَقُّ التَّدَبُّرِ۔ فہم حاصل کرنا

قرآن کے نزول کا مقصد

• کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُو الْاَلْبَابِ ۝ [صٓ:29]

’’جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل اس سے سبق حاصل کریں‘‘۔

☆ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰہُ: نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لِیُتَدَبَّرَ وَیُعْمَلَ بِهٖ فَاتَّخِذُوْا تِلَاوَتَهُ عَمَلًا. [مدارج السالکین، ج:1، ص:499]

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: قرآن اس لیے نازل کیا گیا تاکہ اس پر غور و فکر کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، لیکن لوگوں نے اس کی تلاوت کو اپنا عمل بنا لیا ہے۔

نزول قرآن کا مقصد محض تلاوت کرنا نہیں

☆ قَالَ ابْنُ الْقَیِّمِ: وَاَمَّا التَّاَمُّلُ فِی الْقُرْاٰنِ: فَھُوَ تَحْدِیْقُ نَاظِرِ الْقَلْبِ اِلٰی مَعَانِیْهِ، وَجَمْعُ الْفِکْرِ عَلٰی تَدَبُّرِهٖ وَتَعَقُّلِهٖ، وَھُوَ الْمَقْصُوْدُ بِاِنْزَالِهٖ، لَا مُجَرَّدُ تِلَاوَتِهٖ بِلَا فَھْمٍ وَلَا تَدَبُّرٍ. . .
[مدارج السالکین: ج:1، ص:449]

ابن قیمؒ کہتے ہیں: جہاں تک قرآن میں غور و فکر کرنے کا سوال ہے تو اس سے مراد دل کی نگاہوں کو اس کے معنی کے اوپر خوب گاڑ دینا اور اس کے تدبر اور اس کے سمجھنے میں اپنی تمام فکر کو یکجا کر لینا ہے اور قرآن کے نازل ہونے کا یہی مقصد ہے، فہم اور تدبر کے بغیر محض تلاوت کرنا مقصد نہیں ہے...

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ کا قرآن میں تدبر کا حکم دینا

• اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ۝ [المؤمنون:68]

’’تو کیا انہوں نے بات میں خوب غور نہیں کیا، یا ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی‘‘۔

تدبر نہ کرنے کی مذمت

• اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰى قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا۝ [محمد:24]

’’تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں‘‘؟

• اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا۝ [النسآء:82]

’’تو کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے، اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو البتہ وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے‘‘۔

قرآن پر تدبر سے ہی ہدایت ملنا

☆ يَقُوۡلُ ابۡنُ تَيۡمِيَّةَ: مَنۡ تَدَبَّرَ الۡقُرۡاٰنَ طَالِبًا لِلۡهُدٰى مِنۡهُ تَبَيَّنَ لَهُ طَرِيۡقُ الۡحَقِّ.
[مجموع الفتاوی لابن تیمیة، ج:3، ص:137]

ابن تیمیہؒ کہتے ہیں: جو ہدایت کی غرض سے قرآن میں تدبر کرتا ہے، اس کے لیے حق کا راستہ واضح ہو جاتا ہے۔

فہم کے ساتھ رک کر پڑھنے کو ترجیح دینا

☆ عَنۡ يَحۡىَ بۡنِ سَعِيۡدٍ، اَنَّهُ قَالَ: كُنۡتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بۡنُ يَحۡيَى بۡنِ حَبَّانَ، جَالِسَيۡنِ. فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا. فَقَالَ: اَخۡبِرۡنِيۡ بِالَّذِيۡ سَمِعۡتَ مِنۡ اَبِيۡكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اَخۡبَرَنِيۡ اَبِيۡ اَنَّهُ اَتٰى زَيۡدَ بۡنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: كَيۡفَ تَرٰى فِيۡ قِرَاءَةِ الۡقُرۡاٰنِ فِيۡ سَبۡعٍ؟ فَقَالَ زَيۡدٌ: حَسَنٌ. وَلَاَنۡ اَقۡرَاَهُ فِيۡ نِصۡفٍ، اَوۡ عَشۡرٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ. وَسَلۡنِيۡ لِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَاِنِّيۡ اَسۡاَلُكَ. قَالَ زَيۡدٌ: لِكَيۡ اَتَدَبَّرَهُ وَاَقِفَ عَلَيۡهِ. [الموطأ لامام مالك ت الباقي، ج:1، كتاب القرآن:4]

یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبانؒ دونوں بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد نے ایک آدمی کو بلایا اور اسے کہا کہ مجھے وہ بتا جو آپ نے اپنے والد سے سنا ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بتایا ہے کہ وہ سیدنا زید بن ثابتؓ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کا سات دن میں قرآن مکمل کر لینے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ زیدؓ نے کہا: یہ اچھا کام ہے، لیکن میں اسے آدھے مہینے یا دس دن میں پڑھ کر مکمل کروں تو یہ مجھے سات دن میں پڑھنے سے زیادہ عزیز ہے اور آپ مجھ سے پوچھیں ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ تو سیدنا زیدؓ نے کہا: اس لیے تاکہ میں قرآن میں غور وفکر کروں اور اس کے مسائل پر رک کر غور کروں۔

ہر آیت کا فہم حاصل کرنا

☆ قَالَ ابۡنُ عَجِيۡبَةَ: اَلتَّفَهُّمُ، وَهُوَ اَنۡ يَسۡتَوۡضِحَ كُلُّ اٰيَةٍ مَا يَلِيۡقُ بِهَا اِذِ الۡقُرۡاٰنُ مُشۡتَمِلٌ عَلٰى ذِكۡرِ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَذِكۡرِ اَفۡعَالِهٖ، وَذِكۡرِ اَحۡوَالِ اَنۡبِيَائِهٖ. عَلَيۡهِمُ السَّلَامَ، وَذِكۡرِ اَحۡوَالِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ، وَكَيۡفَ اُهۡلِكُوۡا، وَذِكۡرِ اَوَامِرِهٖ وَزَوَاجِرِهٖ، وَذِكۡرِ الۡجَنَّةِ وَالنَّارِ.
[البحر المدید، فی تفسیر القرآن مجید، ج:5، ص:23]

ابن عجیبہؒ کہتے ہیں: قرآن کا فہم حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کو پڑھنے والا ہر آیت کی وضاحت طلب کرے جو اس آیت کے مطابق ہو۔ کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کی صفات، افعال، انبیا علیہم السلام کے حالات بیان کرنے، تکذیب کرنے والوں کے حالات اور ان کو کیسے ہلاک کیا گیا، اللہ کے اوامر و نواہی اور جنت و جہنم کے ذکر پر مشتمل ہے۔

قرآن کے احکامات کو سیکھنا

☆ قَالَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا: لَقَدۡ عِشۡنَا دَهۡرًا طَوِيۡلًا وَاَحَدُنَا يُؤۡتَى الۡاِيۡمَانَ قَبۡلَ الۡقُرۡاٰنِ فَتَنۡزِلُ السُّوۡرَةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَاٰمِرَهَا وَزَاجِرَهَا، وَمَا يَنۡبَغِيۡ اَنۡ يَقِفَ عِنۡدَهُ مِنۡهَا، ثُمَّ لَقَدۡ رَاَيۡتُ رِجَالًا يُؤۡتٰى

اَحَدُهُمُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ الْاِيْمَانِ، فَيَقْرَأُ مَا بَيْنَ الْفَاتِحَةِ اِلٰى خَاتِمَتِهٖ لَا يَدْرِىْ مَا اٰمِرُهٗ وَلَا زَاجِرُهٗ وَمَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَقِفَ عِنْدَهٗ مِنْهُ، يَنْثُرُهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ.

[فصل الخطاب فی الزهد و الدقائق و الآداب،ج:3،ص:372]

سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے ایک لمبی زندگی گزاری اور ہم میں سے ہر ایک کو قرآن سے پہلے ایمان عطا کیا جاتا تھا، پس ایک سورت، محمد ﷺ پر نازل ہوتی تو وہ اس کے حلال، اس کے حرام، اس کے اوامر اور اس کے نواہی سیکھاتے، وہ چیزیں بھی (سیکھاتے) جن کے پاس رکنا چاہیے، پھر میں نے ایسے لوگ دیکھے جن میں سے کسی کو ایمان سے پہلے قرآن عطا کیا جاتا، تو وہ فاتحہ سے لے کر اس (قرآن) کے اختتام تک پڑھ جاتا لیکن وہ نہ جان پاتا کہ قرآن نے اسے کیا حکم دیا، کس سے منع کیا اور اسے اس کے کس حکم کے پاس رک جانا چاہیے، وہ اسے یوں بکھیرتا جیسے گھٹیا کھجوریں بکھیری جاتی ہیں۔(یعنی اہمیت نہ دیتا)

سلف صالحین کا قرآن سمجھ کر پڑھنے کو پسند کرنا

☆ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِىْ وَلِاِخْوَانِىْ: هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْاَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْاٰنُ اَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْاَلُوا النَّاسَ عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

[صحیح البخاری، باب الاقتداءِ بسنن رسول اللهِ ﷺ]

- ابن عون کہتے ہیں: تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پسند کرتا ہوں:
- یہ علم حدیث ہے، مسلمانوں کو اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا چاہیے،
- قرآن کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے اس کے مطالب و معارف کی تحقیق کرتے رہیں۔
- اور یہ کہ مسلمانوں کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کریں، کسی کی برائی کا ذکر نہ کریں۔

سلف صالحین کے قرآن پڑھنے کا انداز

☆ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِىَّ، يَقُوْلُ: لِاَنْ اَقْرَاَ فِىْ لَيْلَتِىْ حَتّٰى اُصْبِحَ **بِاِذَا زُلْزِلَتِ وَالْقَارِعَةُ** لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِمَا وَاَتَرَدَّدُ فِيْهِمَا وَاَتَفَكَّرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَهُذَّ الْقُرْاٰنَ لَيْلَتِىْ هٰذَا اَوْ قَالَ: اَنْثُرُهٗ نَثْرًا .[الزهد و الرقائق لابن المبارك:287]

عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو کہتے ہوئے سنا کہ یقیناً میں رات بھر صرف "اِذَا زُلْزِلَتِ" اور "اَلْقَارِعَةُ" ہی پڑھتا رہوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے، ان دونوں سے زیادہ کچھ نہ پڑھوں اور ان کو ہی بار بار پڑھوں اور ان میں غور و فکر کروں، یہ بات مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے کہ میں اپنی رات میں قرآن کو جلدی جلدی پڑھوں یا یہ کہا کہ میں گھٹیا کھجوروں کی طرح قرآن کو بکھیرتا جاؤں۔

سلف صالحین کے قرآن سکھانے کا انداز

☆ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ يَقُوْلُ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ فَكَانَ يَاْمُرُنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ اٰيَةً لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا، وَيَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا اَثْبَتُ لَكَ، فَلَمْ اٰمَنْ اَنْ يَمُوْتَ الشَّيْخُ قَبْلَ اَنْ اَفْرَغَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، فَمَا زِلْتُ اَطْلُبُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَذِنَ فِىْ خَمْسِ اٰيَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ .[ارشيف ملتقى أهل الحديث -1،ج:30،ص:461]

ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عاصم بن ابی نجود کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ وہ مجھے کہتے تھے کہ میں ان کو روزانہ ایک آیت پڑھ کر سناؤں اس سے زیادہ پڑھ کر نہ سناؤں۔ اور وہ کہتے تھے کہ یہ چیز قرآن کو آپ کے سینے میں زیادہ محکم کر دینے والی ہے، میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں میرے قرآن مکمل کرنے سے پہلے یہ شیخ فوت نہ ہو جائیں، میں ان سے زیادہ آیات سنانے کی درخواست کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے روزانہ پانچ آیات سیکھنے اور پڑھنے کی اجازت دے دی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

4-حق العمل- عمل کرنا

قرآن کی اتباع کرنے کا حکم

• **وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ**o. [الأنعام:155]

''اور یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے نازل کی ہے۔ بڑی بابرکت ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو اور ڈرتے رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

نبی کریم ﷺ کا قرآن پر عمل

☆ اَنَّ سَعۡدَ بۡنِ هِشَامِ بۡنِ عَامِرٍ قَالَ ...سَاَلۡتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا فَقُلۡتُ يَا اُمَّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡبِئِيۡنِيۡ عَنۡ خُلُقِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتۡ اَلَسۡتَ تَقۡرَاُ الۡقُرۡاٰنَ؟ قُلۡتُ بَلٰى. قَالَتۡ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الۡقُرۡاٰنَ. [صحيح مسلم:1739]

سعد بن ہشام بن عامرؓ کہتے ہیں... کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے کہا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ کہنے لگیں: اللہ کے نبی کریم ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔

صحابہ کرامؓ کا قرآن پر عمل

☆عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا تَعَلَّمَ عَشۡرَ اٰيَاتٍ لَمۡ يُجَاوِزۡهُنَّ حَتّٰى يَعۡرِفَ مَعَانِيَهُنَّ وَالۡعَمَلَ بِهِنَّ. [مجموع الفتاوى، ج:13، ص:365]

سیدنا ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم میں سے ہر شخص جب دس آیات سیکھ لیتا تو اس سے آگے نہ بڑھتا یہاں تک کہ ان کے معنی کو معلوم کر لیتا اور اس پر عمل کرنا بھی سیکھ لیتا۔

☆ وَقَالَ ابۡنُ عُمَرَ: كَانَ الۡفَاضِلُ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِيِّ فِيۡ صَدۡرِ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ لَا يَحۡفَظُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ اِلَّا السُّوۡرَ اَوۡ نَحۡوَهَا وَرُزِقُوا الۡعَمَلَ بِالۡقُرۡاٰنِ وَاِنَّ اٰخِرَ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

يُرۡزِقُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ مِنۡهُمُ الصَّبِيُّ وَالۡاَعۡمٰى وَلَا يُرۡزَقُوۡنَ الۡعَمَلَ بِهٖ.

[الجيل الموعود بالنصر والتمكين، ج:1، ص:54]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس امت کے اوائل میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے جو اہل علم و فضل تھے وہ قرآن میں سے ایک سورت یا اس طرح کی کوئی مقدار حفظ کرتے تھے اور ان کو قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا کی گئی تھی۔

• اس امت کے اواخر میں جو لوگ ہوں گے ان کے بچوں اور نابیناؤں کو بھی قرآن حفظ ہوگا لیکن ان کو اس پر عمل کی توفیق نہیں دی جائے گی۔

☆ وَقَالَ اَبُوۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ السُّلَمِيُّ، وَهُوَ اَحَدُ تَلَامِيۡذِ الصَّحَابَةِ: اِنَّمَا اَخَذۡنَا الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ قَوۡمٍ اَخۡبَرُوۡنَا اَنَّهُمۡ كَانُوۡا اِذَا تَعَلَّمُوۡا عَشۡرَ اٰيَاتٍ لَمۡ يُجَاوِزُوۡهُنَّ اِلَى الۡعَشۡرِ الۡاُخَرِ حَتّٰى يَعۡلَمُوۡا مَا فِيۡهِنَّ مِنَ الۡعَمَلِ، قَالَ: فَتَعَلَّمۡنَا الۡعِلۡمَ وَالۡعَمَلَ جَمِيۡعًا.

[مفهوم التدبر فى ضوء القرآن والسنة وأقوال السلف وأحوالهم]

ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ نے کہا اور وہ صحابہ کرامؓ کے شاگردوں میں سے ایک ہیں: ہم نے جن لوگوں سے قرآن اخذ کیا ہے انہوں نے ہمیں خبر دی کہ جب وہ دس آیات سیکھ لیتے تو وہ اگلی دس آیات سیکھنے کے لیے آگے نہ بڑھتے جب تک کہ ان آیات میں عمل کی باتیں سیکھ نہ لیتے، راوی کہتے ہیں: ہم نے علم اور عمل دونوں کو بیک وقت سیکھا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا قرآن کے آگے رک جانا

☆ اَنَّ ابۡنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ... يَا ابۡنَ الۡخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعۡطِيۡنَا الۡجَزۡلَ وَلَا تَحۡكُمُ بَيۡنَنَا بِالۡعَدۡلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ اَنۡ يُوۡقِعَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الۡحُرُّ: يَا اَمِيۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ [**خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاهِلِيۡنَ**] وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الۡجَاهِلِيۡنَ، وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيۡنَ تَلَاهَا عَلَيۡهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنۡدَ كِتَابِ اللّٰهِ. [صحيح البخاري:4642]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں...(عیینہ جب سیدنا عمرؓ کے پاس گئے تو کہنے لگے) اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! نہ تو تم ہمیں مال دیتے ہو اور نہ ہمارے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ سیدنا عمرؓ یہ سن کر غصہ ہوئے اور قریب تھا کہ اسے ماریں۔

(اس وقت) حر نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: **خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ** [الاعراف:199] درگزر اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ اور بے شک یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جس وقت (حُر نے) یہ آیت تلاوت کی تو سیدنا عمرؓ آگے نہیں بڑھے اور (سیدنا عمرؓ) اللہ کی کتاب کے آگے سب سے زیادہ ٹھہر جانے والوں میں سے تھے۔

اصل اہل القرآن

☆ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لِيُعْمَلَ بِهٖ فَاتَّخَذُوْا تِلَاوَتَهٗ عَمَلًا، وَلِهٰذَا كَانَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمُ الْعَامِلُوْنَ بِهٖ، وَالْعَامِلُوْنَ بِمَا فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَحْفَظُوْهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ. وَاَمَّا مَنْ حَفِظَهٗ وَلَمْ يَفْهَمْهُ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ فَلَيْسَ مِنْ اَهْلِهٖ وَاِنْ اَقَامَ حُرُوْفَهٗ اِقَامَةَ السَّهْمِ. [زاد المعاد فی هدی خیر العباد، ج:1، ص:327]

ابن قیمؒ کہتے ہیں: بعض سلف کا کہنا ہے کہ قرآن اس لیے اترا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے تو انہوں نے اس کی تلاوت کو عمل بنا لیا، یہی وجہ ہے کہ اہل القرآن وہ لوگ تھے جو اس پر عمل کرنے والے تھے اور جو کچھ اس میں تھا اس پر عمل کرنے والے تھے، اگرچہ قرآن ان کو زبانی نہ بھی یاد ہو (لیکن جب وہ اس پر عمل کریں گے تو انہیں اہل القرآن کہا جائے گا) لیکن جو شخص اسے محض زبانی یاد کرلے لیکن نہ اس کو سمجھے اور نہ ہی اس (کے احکامات) پر عمل کرے تو وہ اہل قرآن میں سے نہیں ہے، چاہے وہ قرآن کے حروف اور تجوید کو ایسے درست کر کے پڑھے جیسا کہ تیروں کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

قرآن پڑھنے کے اصل حق دار

☆ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ قَرَاَهٗ عَبِيْدٌ وَصِبْيَانٌ لَمْ يَاْخُذُوْهُ مِنْ اَوَّلِهٖ، وَلَا عِلْمَ لَهُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ، اِنَّ اَحَقَّ النَّاسِ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ مَنْ رُئِيَ فِيْ عَمَلِهٖ. [التفسير من سنن سعيد بن منصور، ج:2،135]

حسنؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو غلاموں اور بچوں نے پڑھا ہے لیکن انہوں نے اسے شروع سے نہیں لیا (یعنی عمل نہیں کیا) انہیں اس کے معنی اور تاویل کا کوئی علم نہیں، قرآن پڑھنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس کے عمل میں یہ قرآن دکھائی دے۔

محض تلاوت قرآن کافی نہیں

☆ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ، اِنَّمَا هُوَ كَلَامٌ يُتَكَلَّمُ بِهٖ، وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِهٖ. [التفسير من سنن سعيد بن منصور، ج:2،127]

سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ تمہیں وہ لوگ دھوکے میں نہ ڈالیں جو قرآن پڑھتے ہیں یہ تو محض ایک کلام ہے جو زبان سے ادا کیا جاتا ہے لیکن تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

اپنے آپ کو قرآن پر پیش کرنا

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلْيَعْرِضْ نَفْسَهٗ عَلَى الْقُرْاٰنِ فَاِنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّمَا الْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. [السنة لعبد الله بن أحمد، ج:1، 125]

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ (آیا) وہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو قرآن پر پیش کرے تو اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ سے محبت کرتا ہو گا کیونکہ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔

صاحب قرآن کا اپنے عمل کی فکر کرنا

☆ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاٰجُرِّيُّ: اِذَا دَرَسَ الْقُرْاٰنَ فَبِحُضُوْرِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَهْمٍ وَعَقْلٍ، هِمَّتُهُ اِيْقَاعُ الْفَهْمِ لِمَا اَلْزَمَهُ اللّٰهُ: مِنَ اتِّبَاعِ مَا اَمَرَ، وَالْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى، لَيْسَ هِمَّتُهُ مَتٰى اَخْتِمُ السُّوْرَةَ؟ [اخلاق اهل القراٰن للآجری، ج:1،ص:79]

ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجریؒ کہتے ہیں کہ جب آدمی عقل وفہم کو حاضر رکھتے ہوئے قرآن کو پڑھتا ہے تو اس کی فکر یہی ہوتی ہے کہ جو اللہ نے اس پر لازم ٹھہرایا ہے اُسے وہ عمل میں لائے،

- جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کی پیروی کرے اور جس سے منع کیا گیا ہے اس سے رک جائے،
- اُسے یہ فکر نہیں ہوتی کہ کب میں یہ سورت ختم کروں گا۔

حاملین قرآن کا اخلاق

☆ قَالَ الْآجُرِّيُّ فِيْ اَخْلَاقِ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ: يَتَصَفَّحُ الْقُرْاٰنَ لِيُؤَدِّبَ بِهٖ نَفْسَهُ هِمَّتُهُ مَتٰى اَكُوْنُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ؟ مَتٰى اَكُوْنُ مِنَ الْخَاشِعِيْنَ؟ مَتٰى اَكُوْنُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ؟ مَتٰى اَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا؟ مَتٰى اَنْهٰى نَفْسِيْ عَنِ الْهَوٰى؟ [مفهوم التدبرفی ضوء القراٰن والسنة واقوال السلف واحوالهم]

- آجری نے حاملین قرآن کے اخلاق کے بارے میں کہا: وہ قرآن میں غور کرتا ہے تا کہ اپنے نفس کو اس کے ساتھ مؤدب بنائے۔ اُسے یہ فکر ہوتی ہے کہ
- کب میرا شمار متقین میں ہوگا؟
- میں کب خاشعین میں سے ہوں گا؟
- میں کب صابرین میں سے ہوں گا؟
- میں کب دنیا سے بے رغبت ہوں گا؟
- میں اپنے نفس کو خواہشات سے کب روکوں گا؟

قرآن کے حروف کے ساتھ ساتھ اس کی حدود کا خیال رکھنا

☆ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ لِاِنْسَانٍ: اِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٌ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيْلٌ قُرَّاؤُهُ، تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهُ قَلِيْلٌ مَنْ يَسْاَلُ، كَثِيْرٌ مَنْ يُعْطِيْ يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُوْنَ الْخُطْبَةَ يُبَدُّوْنَ اَعْمَالَهُمْ قَبْلَ اَهْوَائِهِمْ

وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيْرٌ قُرَّاؤُهُ، تُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهُ كَثِيْرٌ مَنْ يَسْاَلُ، قَلِيْلٌ مَنْ يُعْطِيْ يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ وَيَقْصُرُوْنَ الصَّلَاةَ يُبَدُّوْنَ فِيْهِ اَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ. [الموطأ لامام مالك، كتاب قصر الصلاة فى السفر:88]

یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص سے کہا: تم یقیناً ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں علما زیادہ اور قاری کم ہیں، اس زمانے میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے حروف کو ضائع کر دیا جاتا ہے (یعنی حروف کو اتنا تکلف سے ادا نہیں کیا جاتا بلکہ تدبر پر زور دیا جاتا ہے)

- مانگنے والے کم ہیں دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانے کے لوگ نماز لمبی کرتے ہیں اور خطبہ چھوٹا کرتے ہیں، وہ اپنی خواہشات سے پہلے عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔
- اور عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں علما کم اور قاری زیادہ ہوں گے، اس زمانے میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی لیکن اس کی حدود کو ضائع کیا جائے گا،
- مانگنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے،
- اس میں لوگ خطبہ لمبا کریں گے اور نماز کو چھوٹا کریں گے،
- اور اس زمانے میں لوگ اپنے عمل سے پہلے اپنی خواہشات کو ظاہر کریں گے۔

اپنے عمل سے قرآن کی تصدیق کرنا

☆ عَنْ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ يَا اَبَا الْحَجَّاجِ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ فَيَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتُمُوْنَا قَدْ عَمِلْنَا بِمَا فِيْهِ.

[فتح البارى لابن حجر، ج:8،ص:548]

منصورؒ سے روایت ہے کہ میں نے مجاہدؒ سے کہا: اے ابوحجاج! (اللہ کا یہ فرمان کہ) وہ شخص جو سچائی کو لایا اور اس نے اس کی تصدیق کی، اس سے کون شخص مراد ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن لاتے ہیں، تو یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے یہ وہ قرآن ہے جو تم نے ہمیں دیا تھا تحقیق جو اس میں ہے ہم نے اس پر عمل کر لیا۔

قرآن سے اثر قبول کرنا

☆ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: وَاللّٰهِ مَا تَدَبُّرُهُ بِحِفْظِ حُرُوْفِهِ وَاِضَاعَةِ حُدُوْدِهِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدُهُمْ لَيَقُوْلُ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ مَا يُرٰى لَهُ الْقُرْاٰنُ فِيْ خُلُقٍ وَلَا عَمَلٍ.

[تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ج:4، ص:44]

• حسن بصریؒ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! تدبر (قرآن) یہ نہیں ہے کہ اس کے حروف کی تو حفاظت کی جائے اور اس کی حدود کو (یعنی معانی کو) ضائع کیا جائے۔

• یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا حالانکہ قرآن کا کوئی اثر نہ اس کے اخلاق میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی عمل میں۔

حامل قرآن پر قرآن کا اثر نظر آنا

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: يَنْبَغِيْ لِحَامِلِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهٖ اِذَ النَّاسُ نَائِمُوْنَ وَبِنَهَارِهٖ اِذَا النَّاسُ مُفْطِرُوْنَ وَبِحُزْنِهٖ اِذَا النَّاسُ يَفْرَحُوْنَ وَلِبُكَائِهٖ اِذَا النَّاسُ يَضْحَكُوْنَ، وَبِصَمْتِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخْلِطُوْنَ وَبِخُشُوْعِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخْتَالُوْنَ وَيَنْبَغِيْ لِحَامِلِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَكُوْنَ بَاكِيًا مَحْزُوْنًا حَلِيْمًا حَكِيْمًا سِكِّيْتًا وَلَا يَنْبَغِيْ لِحَامِلِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَكُوْنَ ـ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَكَرَ كَلِمَةً لَا صَخَّابًا وَلَا صَيَّاحًا وَلَا حَدِيْدًا.

[المصنف لابن أبي شيبه، ج:12، 36595]

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: حامل قرآن کے شایان شان یہ ہے کہ

• اسے اس کی رات سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں،
• اس کے دن سے پہچانا جائے جب لوگ کھا پی رہے ہوں،
• اور اس کے غم سے پہچانا جائے جب لوگ خوش ہو رہے ہوں،
• اس کے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں،
• اس کی خاموشی سے پہچانا جائے جب لوگ باتوں میں مشغول ہوں،

• اور اس کے خشوع سے پہچانا جائے جب لوگ تکبر اور فخر کا اظہار کر رہے ہوں،
• اور چاہیے کہ حامل قرآن رونے والا، غمگین، بردبار، سمجھ بوجھ والا اور کم گو ہو،
• اور حامل قرآن کے لیے جائز نہیں کہ نہ تو وہ شور شرابہ کرنے والا ہو، نہ وہ چیخنے والا ہو اور نہ تیز طبیعت والا ہو۔

☆ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَاضٍ قَالَ: حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ رَايَةِ الْاِسْلَامِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَلْهُوَ مَعَ مَنْ يَلْهُوْ وَلَا يَسْهُوَ مَعَ مَنْ يَسْهُوْ وَلَا يَلْغُوَ مَعَ مَنْ يَلْغُوْ تَعْظِيْمًا لِحَقِّ الْقُرْاٰنِ

[التبيان في آداب حملة القرآن، ج:1، ص:5]

• فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں: حامل قرآن ایسا ہے جیسے کہ اسلام کا پرچم اٹھانے والا،
• اس کو قرآن کی تعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کھیلنے والے کے ساتھ کھیلے،
• اور غفلت کرنے والے کے ساتھ غفلت اختیار کرے،
• اور لغو کرنے والے کے ساتھ لغو کام کرے۔

قرآن پڑھنے کے باوجود سنگ دل لوگ

☆ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: سَيَبْلَى الْقُرْاٰنُ فِيْ صُدُوْرِ اَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوْبُ فَيَتَهَافَتُ يَقْرَءُوْنَهُ لَا يَجِدُوْنَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً، يَلْبَسُوْنَ جُلُوْدَ الضَّاْنِ عَلٰى قُلُوْبِ الذِّئَابِ، اَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ اِنْ قَصَّرُوْا قَالُوْا: سَنَبْلُغُ وَاِنْ اَسَاءُوْا قَالُوْا: سَيُغْفَرُ لَنَا اِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا. [سنن الدارمی، ج:2، 3346]

سیدنا معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ قرآن کچھ لوگوں کے سینوں میں بوسیدہ ہو جائے گا جیسا کہ کپڑا بوسیدہ ہو کر پھٹ جاتا ہے، وہ اس قرآن کو پڑھیں گے لیکن اس میں کوئی لطف اور لذت نہیں پائیں گے،

• وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں پہنیں گے،
• ان کا عمل لالچ کے لیے ہوگا لیکن اس میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اگر وہ عمل میں کوتاہی کریں گے تو کہیں گے کہ ہم عنقریب جنت تک پہنچ جائیں گے اور اگر وہ برے عمل کریں گے تو کہیں گے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا کیونکہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

قرآن سے پھرنے والے نہ بننا

☆ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّمَّاكِ يَقُوْلُ: كَمْ مِنْ مُذَكِّرٍ بِاللّٰهِ نَاسٍ لِلّٰهِ وَكَمْ مِنْ مُخَوِّفٍ بِاللّٰهِ جَرِيْءٌ عَلَى اللّٰهِ وَكَمْ مِنْ دَاعٍ اِلَى اللّٰهِ فَارٌّ مِنَ اللّٰهِ وَكَمْ مِنْ تَالٍ كِتَابَ اللّٰهِ مُنْسَلِخٌ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ. [شعب الایمان، ج:2، 1916]

• محمد بن سماکؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: کہ کتنے ہی اللہ کی یاد دلانے والے اللہ کو بھول جانے والے ہیں،
• اور کتنے ہی اللہ کے بارے میں ڈرانے والے اللہ کے بارے میں جسارت کرتے ہیں،
• اور کتنے ہی اللہ کی طرف دعوت دینے والے اللہ سے خود دور بھاگتے ہیں،
• اور کتنے ہی اللہ کی کتاب کی تلاوت کرنے والے اللہ کی آیات سے نکل جانے والے ہیں۔ (منہ موڑنے والے ہیں)

عمل میں بہتری کی خاطر قرآن کو پڑھنا

☆ قَالَ الْاِمَامُ الْاٰجُرِّيُّ: يَتَصَفَّحُ الْقُرْاٰنَ لِيُؤَدِّبَ بِهٖ نَفْسَهٗ، وَلَا يَرْضٰى مِنْ نَفْسِهٖ اَنْ يُؤَدِّيَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِجَهْلٍ، قَدْ جَعَلَ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ دَلِيْلَهٗ اِلٰى كُلِّ خَيْرٍ.
[مختصر أخلاق حملة القران، ج:1، ص:29]

امام آجری کہتے ہیں: وہ قرآن میں غور کرتا ہے تاکہ اپنے نفس کو ادب سکھا سکے۔ اور وہ اپنے لیے اس پر راضی نہیں ہوتا کہ اللہ عزوجل نے جو اس پر فرض کیا ہے اُسے جہالت کے ساتھ کرے۔ بلکہ وہ علم اور فقہ کو ہر بھلائی کے لیے اپنی دلیل بناتا ہے۔

5۔ حق التبليغ - تبلیغ کرنا

جتنا بھی علم حاصل ہو جائے اس کو آگے پہنچا دینا

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.
[صحيح البخاری:3461]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت پر مشتمل ہو۔ اور بنی اسرائیل سے (جو واقعات سنو انہیں) بھی بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے“۔

☆ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.
[صحيح البخاری:3701]

(غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؓ کو جھنڈا دیا اور کہا) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

قرآن کی ایک آیت سکھانے کا مسلسل ثواب

☆ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَلَّمَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَهٗ ثَوَابُهَا مَا تُلِيَتْ. [السلسلة الصحيحة، ج:1، 1335]

ابو مالک اشجعیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ عزوجل کی کتاب کی ایک آیت بھی سکھائی، جب تک اس کی تلاوت کی جائے گی اس کو اس کا ثواب ملتا رہے گا“۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن پڑھنے کے آداب

باطنی آداب

ایمان کے ساتھ قرآن پڑھنا

☆ عَنْ اَبِی السَّفَرِ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: اِنَّا قَوْمٌ اُوتِيْنَا الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ نُّؤْتَى الْقُرْاٰنَ. وَاَنْتُمْ قَوْمٌ اُوتِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُؤْتَوُا الْاِيْمَانَ. [السنن الکبریٰ للبیہقی، ج:3، 5291]

ابوسفرؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ سیدنا حذیفہؓ نے کہا کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمیں قرآن سے پہلے ایمان عطا کیا گیا، اور تم وہ لوگ ہو جنہیں ایمان سے پہلے قرآن دیا گیا ہے۔

خالص اللہ کی رضا کے لیے پڑھنا

☆ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَسَلُوا اللّٰهَ بِهِ الْجَنَّةَ، قَبْلَ اَنْ يَتَعَلَّمَهُ قَوْمٌ، يَسْاَلُوْنَ بِهِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ يَتَعَلَّمُهُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يُبَاهِيْ بِهِ، وَرَجُلٌ يَسْتَاْكِلُ بِهِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُهُ لِلّٰهِ. [السلسلة الصحیحة، ج:1، 258]

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قرآن سیکھو اور اس کے ذریعے اللہ سے جنت کا سوال کرو، اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آئیں جو اسے سیکھیں اور اس کے ذریعے دنیا کا سوال کریں۔ یقیناً تین طرح کے لوگ قرآن سیکھتے ہیں ایک وہ جو اس کے ذریعے فخر کرتا ہے، اور (دوسرا) وہ جو اس کے ذریعے کھاتا ہے، اور (تیسرا) وہ جو اِسے اللہ کی خاطر پڑھتا ہے“۔

ریاکاری سے بچنا

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ... سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ... وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ

تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. [صحیح مسلم:4923]

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے ... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا (ان میں سے) ایک شخص (وہ ہوگا) جس نے علم سیکھا، اسے سکھایا اور قرآن کی قراءت کی۔ اس کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا، تو وہ انہیں پہچان لے گا۔ وہ فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا، اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا تو نے اس لیے علم سیکھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے یہ قاری ہے تو وہ کہہ دیا گیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا“۔

فخر وغرور سے بچنا

☆ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَظْهَرُ هٰذَا الدِّيْنُ حَتّٰى يُجَاوِزَ الْبِحَارَ، وَحَتّٰى تُخَاضَ بِالْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَاْتِيْ اَقْوَامٌ يَقْرَاُوْنَ الْقُرْاٰنَ، فَاِذَا قَرَاُوْ قَالُوْا: قَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ، فَمَنْ اَقْرَاُ مِنَّا؟ مَنْ اَعْلَمُ مِنَّا؟ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِيْ اُولٰٓئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ، وَاُولٰٓئِكَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ. [السلسلة الصحیحة، ج:7، 3230]

سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دین غالب ہوگا یہاں تک کہ سمندروں کے پار چلا جائے گا اور گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں مصروف کر دیا جائے گا، پھر ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور پڑھنے کے بعد کہیں گے: ہم نے قرآن پڑھ لیا۔ ہم سے زیادہ پڑھنے والا کون ہے؟ ہم سے زیادہ علم والا کون ہے؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے ان میں کوئی خیر ہوگی''؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ تم میں سے ہوں گے، یہ لوگ اس امت میں سے ہوں گے اور یہ لوگ آگ کا ایندھن ہوں گے''۔

☆ اَخبَرَنَا عِیسَی بنُ عُمَرَ النَّحوِیُّ قَالَ: اَقبَلتُ حَتّٰی اَقَمتُ عِندَ الحَسَنِ فَسَمِعتُهُ یَقُولُ: قَرَاَ هٰذَا القُراٰنَ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ: فَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاتَّخَذَهُ بِضَاعَةً، وَنَقَلَهُ مِن بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ، وَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاَقَامَ عَلٰی حُرُوفِهِ، وَضَیَّعَ حُدُودَهُ یَقُولُ: اِنِّی وَاللّٰهِ لَا اُسقِطُ مِنَ القُراٰنِ حَرفًا، کَثَّرَ اللّٰهُ بِهِمُ القُبُورَ، وَاَخلٰی مِنهُمُ الدُّورَ، فَوَاللّٰهِ لَهُم اَشَدُّ کِبرًا مِن صَاحِبِ السَّرِیرِ عَلٰی سَرِیرِهِ، وَمِن صَاحِبِ المِنبَرِ عَلٰی مِنبَرِهِ، وَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاَسهَرَ لَیلَهُ، وَاَظمَاَ نَهَارَهُ وَمَنَعَ شَهوَتَهُ، فَجَثَوا فِی بَرَانِسِهِم وَرَکَدُوا فِی مَحَارِیبِهِم، بِهِم یَنفِی اللّٰهُ عَنَّا العَدُوَّ وَبِهِم یَسقِینَا اللّٰهُ الغَیثَ، وَهٰذَا الدَّربُ مِنَ القُرَّاءِ اَعَزُّ مِنَ الکِبرِیتِ الاَحمَرِ.

[اخلاق اھل القرآن للآجری، ج:1،60]

عیسیٰ بن عمر نحویؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں حسنؒ کے پاس آیا اور ان کے پاس قیام کیا، میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا: اس قرآن کو پڑھنے والے لوگ تین طرح کے ہیں:

- وہ شخص جو اس کو پڑھ کر اس کو سامان تجارت بنالیتا ہے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل کرتا ہے،
- وہ شخص جو اس کو پڑھتا ہے اور اس کی قراءت وحروف پر قائم ہوجاتا ہے لیکن اس کی حدود کو ضائع کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں قرآن کی کوئی ایک قراءت بھی ساقط نہیں کروں گا، اللہ نے ایسے لوگوں کے ساتھ قبروں کو زیادہ کردیا، اور ایسے لوگوں سے گھروں کو خالی کردیا، اللہ کی قسم! یہ لوگ تخت پر بیٹھے بادشاہ اور اپنے منبر پر بیٹھے ہوئے شخص سے بھی بڑھ کر متکبر ہیں،
- وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے، رات جاگتا ہے، دن کو پیاسا رہتا ہے، اس کے ذریعے اپنی خواہش روکتا ہے، ایسے لوگ اپنی عبائیں پہن کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں، اپنی عبادت گاہوں میں

رکے رہتے ہیں، ان کی وجہ سے اللہ عزوجل ہم سے دشمن کو دور ہٹادیتا ہے، ان کی وجہ سے اللہ ہم پر بارش برساتا ہے، قرآن پڑھنے والے لوگوں کی یہ قسم سرخ سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

قرآن لوگوں کی خوشنودی کے لیے نہ سیکھنا

- عَن اَبِی فِرَاسٍ، عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَقَد اَتٰی عَلَینَا حِینٌ وَمَا نَرٰی اَنَّ اَحَدًا یَتَعَلَّمُ القُراٰنَ یُرِیدُ بِهِ اِلَّا اللّٰهَ، فَلَمَّا کَانَ هَاهُنَا بِاٰخِرَةٍ، خَشِیتُ اَنَّ رِجَالًا یَتَعَلَّمُونَهُ یُرِیدُونَ بِهِ النَّاسَ وَمَا عِندَهُم، فَاَرِیدُوا اللّٰهَ بِقُراٰنِکُم وَاَعمَالِکُم، ...

[اخلاق اھل القرآن للآجری، ج:1،26]

سیدنا ابوفراسؓ سے روایت ہے وہ سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: ہم پر ایسا زمانہ بھی آیا کہ ہم دیکھتے کہ ہر کوئی صرف اللہ (کی رضا حاصل کرنے) کے لیے قرآن سیکھ رہا ہے، میں ڈرتا ہوں کہ جب کچھ وقت گزر جائے گا تو ایسے لوگ آجائیں گے جو قرآن کو لوگوں کی خوشنودی کے لیے سیکھنے لگیں گے اور وہ قرآن کے ذریعے وہ چاہیں گے جو ان لوگوں کے پاس ہوگا،

- تم اپنے قرآن اور اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ رکھو۔
- قَالَ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَینِ: فَاِذَا کَانَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ قَد خَافَ عَلٰی قَومٍ قَرَءُوا القُراٰنَ فِی ذٰلِکَ الوَقتِ بِدَرَاهِمِ اِلَی الدُّنیَا فَمَا ظَنُّکَ بِهِمُ الیَومَ؟...

[اخلاق اھل القرآن للآجری، ج:1،27]

- محمد بن حسینؒ کہتے ہیں کہ جب سیدنا عمرؓ بن خطاب جیسے انسان اپنے دور کے قرآن پڑھنے والے لوگوں کے بارے میں ڈرتے تھے کہ وہ دنیا کے درہم لینا چاہتے تھے تو آج کے زمانے میں ان لوگوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟...

دنیا حاصل کرنے کی غرض سے قرآن نہ پڑھنا

☆ عَن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ یَقُولُ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: یَکُونُ خَلفٌ مِن بَعدِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سِتِّيْنَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُوْنُ خَلْفٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ. قَالَ بَشِيْرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيْدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهِ وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ" [مسند أحمد، ج:17،11340]

سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ساٹھ سال کے بعد نا اہل لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو ضائع کر دیں گے، اور خواہشات کی پیروی کریں گے اور جہنم کے گڑھے میں جا پڑیں گے ان کے بعد ایسے لوگ جانشین ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

اور قرآن کی قراءت تین طرح کے لوگ کرتے ہیں:

- مومن
- منافق اور
- فاجر، (حدیث کے راوی) بشیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ولیدؒ سے پوچھا کہ یہ تین طرح کے لوگ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: منافق تو اس کا انکار کرنے والا ہوتا ہے، فاجر اس کے ذریعے کھاتا ہے اور مومن اس پر ایمان رکھتا ہے۔

☆ وَقَالَ ابْنُ بَطَّالٍ مَعْنَى هٰذَا الْبَابِ اَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ لَا تَرْتَفِعُ اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَزْكُوْ عِنْدَهُ وَاِنَّمَا يَزْكُوْ عِنْدَهُ مَا اُرِيْدَ بِهِ وَجْهُهُ وَكَانَ عَنْ نِيَّةِ التَّقَرُّبِ اِلَيْهِ ...
[فتح الباری لابن الحجر، ج:15، ص:519]

ابن بطالؒ نے کہا: اس باب کا معنی یہ ہے کہ فاجر اور منافق کی قراءت اللہ کی طرف بلند نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتی ہے،

- اس کے پاس صرف وہی قراءت قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے جس کے ذریعے اس کا چہرہ چاہا جائے اور اس کے ذریعے اس کا قرب پانے کی نیت کی جائے۔

☆ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى قَوْمٍ، فَلَمَّا فَرَغَ سَاَلَ فَقَالَ عِمْرَانُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهِ، فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ بِهِ.
[مسند أحمد، ج:33، 19944]

سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو قراءت سنا رہا تھا، پھر اس (تلاوت) سے فارغ ہو کر اس نے (لوگوں سے) مانگنا شروع کر دیا، پس (یہ دیکھ کر) سیدنا عمرانؓ نے ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' کہا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن پڑھے، اسے چاہیے کہ قرآن کے ذریعے اللہ سے سوال کرے، کیونکہ عنقریب ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن کو پڑھ کر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے''۔

☆ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ اِذَا اَتَيْتَ فُسْطَاطِيْ فَقُمْ فَاَخْبِرْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، وَلَا تَاْكُلُوْا بِهِ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ. [السلسلة الصحيحة، ج:1، 260]

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل انصاریؓ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے انہیں کہا: جب تم میرے خیمے کے پاس پہنچو تو رک کر رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث بیان کرنا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو

- اس کو کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ،
- نہ اس کے ذریعے مالِ کثیر جمع کرو،
- نہ اس کے معاملے میں سنگ دل ہو جاؤ
- اور نہ اس میں غلو کرو۔

سامان دنیا کے لیے قرآن نہ پڑھنا

☆ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَاَمَّا مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ لِلدُّنْيَا وَلِاَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ مِنْ اَخْلَاقِهِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَنْ یَکُوْنَ حَافِظًا لِحُرُوْفِ الْقُرْاٰنِ، مُضَیِّعًا لِحُدُوْدِہٖ، مُتَعَظِّمًا فِیْ نَفْسِہٖ، مُتَکَبِّرًا عَلٰی غَیْرِہٖ، قَدِ اتَّخَذَ الْقُرْاٰنَ بِضَاعَۃً، یَتَاَکَّلُ بِہِ الْاَغْنِیَاءَ، وَیَسْتَقْضِیْ بِہِ الْحَوَائِجَ یُعَظِّمُ اَبْنَاءَ الدُّنْیَا وَیُحَقِّرُ الْفُقَرَاءَ، اِنْ عَلَّمَ الْغَنِیَّ رَفِقَ بِہٖ طَمَعًا فِیْ دُنْیَاہُ، وَاِنْ عَلَّمَ الْفَقِیْرَ زَجَرَہٗ وَعَنَّفَہٗ؛ لِاَنَّہٗ لَا دُنْیَا لَہٗ یُطْمَعُ فِیْھَا،... [اخلاق اھل القرآن للآجری،ج:1،ص:87]

محمد بن حسینؒ کہتے ہیں: جو شخص دنیا یا دنیاداروں کے لیے قرآن پڑھتا ہے،اس کے اخلاق یہ ہوں گے کہ وہ قرآن کے حروف کا ہی حافظ ہوگا لیکن اس کی حدود کو ضائع کرنے والا ہوگا،

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا اور دوسروں پر تکبر کرنے والا ہوگا،

اس نے قرآن کو سامان تجارت سمجھ لیا ہے،جس کے ساتھ وہ مال داروں سے کھاتا ہے اور جس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات کو پوری کرتا ہے،

وہ دنیاداروں کی تعظیم کرتا ہے اور فقرا کو حقیر جانتا ہے،اگر اسے کسی مال دار کا پتہ چلتا ہے تو وہ اس سے دنیا کی طمع کرتے ہوئے نرمی اختیار کر لیتا ہے اور اگر اسے کسی فقیر ومحتاج کا پتہ چلتا ہے تو اس کو ڈانٹتا ہے اور اس پر سختی کرتا ہے کیونکہ اس محتاج کے پاس کوئی دنیا نہیں ہے جس کی وہ طمع کر سکے....

حضور قلب سے پڑھنا

☆ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ. [صحیح البخاری:5060]

سیدنا جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل رہیں جب تم اس کے برعکس (محسوس کرو) تو اس سے اُٹھ جاؤ (یا اس کو چھوڑ دو)‘‘۔

شعور کے ساتھ پڑھنا

☆ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَعَاہُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عَوْفٍ فَسَقَاھُمَا قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَاَمَّھُمْ عَلِیٌّ فِی الْمَغْرِبِ وَقَرَاَ (**قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ**) فَخَلَطَ فِیْھَا، فَنَزَلَتْ (**لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ**) [سنن أبی داؤد:3671]

سیدنا علیؑ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ انہیں اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ایک انصاری نے بلایا اور شراب کی حرمت کا حکم آنے سے قبل انہیں شراب پلائی۔تو سیدنا علیؓ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور سورۃ (قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ) کی تلاوت کی اور اس میں کچھ گڈمڈ کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی [لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ] ’’تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو‘‘۔

تمام حواس کو حاضر رکھتے ہوئے قرآن پڑھنا

• **اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ**O [قٓ:37]

بلاشبہ اس میں اس شخص کے لیے یقیناً نصیحت ہے جس کا دل ہو، یا وہ کان لگائے، اس حال میں کہ وہ (دل سے) حاضر ہو۔

☆ قَالَ ابْنُ الْقَیِّمِ اِذَا اَرَدْتَ الْاِنْتِفَاعَ بِالْقُرْاٰنِ فَاجْمَعْ قَلْبَکَ عِنْدَ تِلَاوَتِہٖ. وَاَلْقِ سَمْعَکَ وَاحْضِرْ حُضُوْرَ مَنْ یُخَاطِبُہٗ بِہٖ مَنْ تَکَلَّمَ بِہٖ سُبْحَانَہٗ، مِنْہُ اِلَیْہِ. فَاِنَّہٗ خِطَابٌ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ لَکَ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ. [تفسیرالقرآن الکریم لابن القیم،ج:1،ص:483]

ابن قیمؒ کہتے ہیں: جب آپ قرآن سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کریں تو اس کی تلاوت کریں یا سنتے وقت دلجمعی سے اپنے کان لگائیں اور ایسے آدمی کی طرح حاضر ہوں، جس کو اس کے ذریعے مخاطب کیا جا رہا ہے، جس سے اللہ سبحانہ کلام کر رہا ہے۔ بے شک اللہ سبحانہ نے اپنے رسول کی زبان پر قرآن کے ذریعہ آپ سے خطاب کیا ہے۔

خشیت الٰہی کے ساتھ پڑھنا

☆ یُسْتَحَبُّ الْبُکَاءُ عِنْدَ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالتَّبَاکِیْ. [الاتقان فی علوم القرآن،ج:1،ص:371]

تلاوت قرآن کے وقت رونا یا رونی صورت بنانا مستحب ہے۔

☆ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: اِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ قَرَاءَةً الَّذِیْ اِذَا قَرَاَ رَاَیْتَ اَنَّهٗ یَخْشَی اللّٰهَ. [السلسلة الصحيحة، ج:4، 1583]

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک لوگوں میں قراءت کے لحاظ سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن پڑھے تو نظر آئے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے‘‘۔

قرآن پڑھتے وقت جسمانی کیفیت بدل جانا

• عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ: قُلْتُ لِجَدَّتِیْ اَسْمَاءٍ کَیْفَ کَانَ یَصْنَعُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَؤُوا الْقُرْاٰنَ؟ قَالَتْ: کَانُوْا کَمَا نَعَتَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی تَدْمَعُ اَعْیُنُهُمْ وَتَقْشَعِرُّ جُلُوْدُهُمْ. [التفسير من سنن سعيد بن منصور۔مخرجا، ج:2، ص:330]

عبداللہؒ بن عروہ بن زبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی اسماء سے کہا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جب قرآن پڑھتے تو کیسے پڑھتے تھے؟، انہوں نے کہا: وہ ویسے ہی تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بیان کیا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوتی تھیں اور ان کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

قرآن پڑھتے وقت غمگین ہونا اور رونا

• اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّاo۔ [مریم:58]

جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی تھیں وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔

☆ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَلِصَدْرِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ [مسند احمد، ج:26، 16326]

مطرفؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینے سے ایسے آواز پیدا ہو رہی تھی جیسا کہ ہنڈیا جوش کھاتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کا قرآن پڑھتے وقت رونا

☆ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ، وَلَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَاْتِیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، طَرَفَیِ النَّهَارِ: بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً، ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَکْرٍ، فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ، فَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ، فَیَقِفُ عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ رَجُلًا بَکَّاءً لَا یَمْلِکُ عَیْنَیْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِکَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. [صحيح البخاری:476]

• نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی دیکھا۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ دن کے دونوں اوقات صبح و شام ہمارے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ پھر سیدنا ابوبکرؓ کو خیال آیا تو انہوں نے گھر کے سامنے ایک مسجد بنالی، وہ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں کھڑے ہو جاتے، ان سے تعجب سے (سنتے) اور ان کی طرف دیکھتے رہتے۔ سیدنا ابوبکرؓ بہت زیادہ رونے والے انسان تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رہتا تو مشرکین میں سے قریش کے سردار اس سے ڈر جاتے۔

غور و فکر کے ساتھ پڑھنا

• یَجِبُ عَلَی الْقَارِئِ اَنْ یَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ بِتَدَبُّرٍ وَتَفَهُّمٍ اِسْتِنَادًا اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: **اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَاo** [محمد:24] [البسيط فی علم التجويد، ص:5]

قاری قرآن کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کو خوب تدبر اور سمجھ کر پڑھے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: **اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَاo** ’’تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں‘‘۔

☆ اَنْ یَبْتَعِدَ الْقَارِئُ عَنْ مَوَانِعِ الْفَهْمِ وَهِیَ اَلَّا یُفَکِّرُ فِی الدُّنْیَا؛ وَلٰکِنْ یُفَکِّرُ فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ [البسيط فی علم التجويد، ص:5]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قاری کو چاہیے کہ فہم میں رکاوٹ ڈالنے والی چیزوں سے دور رہے اور وہ یہ ہے کہ وہ دنیا کے بارے میں غور وفکر نہ کرے، بلکہ قرآن کریم میں غور وفکر کرے۔

قرآن کو تیز تیز پڑھنے کی بجائے غور وفکر سے پڑھنا

☆ عَنِ الشَّعْبِيِّ ،قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَهُذُّوا الْقُرْاٰنَ، كَهَذِّ الشِّعْرِ، وَلَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ، وَقِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ، وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ. [المصنف ابن أبی شیبة، ج:3،8817]

شعبیؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہؓ نے کہا: قرآن کو ایسے تیز تیز نہ پڑھو جیسے اشعار پڑھے جاتے ہیں اور اسے ایسے نہ بکھیر وجیسا کہ گھٹیا کھجوریں بکھیری جاتی ہیں، (بلکہ) اس کے عجائبات کے پاس رک جاؤ اور اس کے ساتھ دلوں کو تحریک دو۔

نبی کریم ﷺ کا ہم وغم

☆ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ عُمَيْرٍ: حَدِّثِيْنَا بِاَعْجَبِ شَيْءٍ رَاَيْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَكَتْ وَقَالَتْ: قَامَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِيْ اَتَعَبَّدُ لِرَبِّيْ قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ قُرْبَكَ، وَاُحِبُّ مَا يُسِرُّكَ. قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ، ثُمَّ بَكٰى، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ الْاَرْضَ، وَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَاٰهُ يَبْكِيْ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَبْكِيْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ اٰيَاتٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ...﴾. [ال عمران:190] [السلسلة الصحيحة، ج:1،68]

عبداللہ بن عمیرؒ نے (سیدہ عائشہؓ سے) کہا: رسول اللہ ﷺ کا کوئی تعجب انگیز عمل، جو آپ نے دیکھا ہو، بیان کریں۔ وہ رونے لگیں اور کہا: آپ ﷺ راتوں میں سے ایک رات کو کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ! مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے رب کی عبادت کرلوں۔ کہتی ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کی قربت کو پسند کرتی ہوں لیکن وہ چیز بھی پسند ہے جو آپ کو خوش کرے۔

• کہتی ہیں آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی گود بھیگ گئی پھر روئے اور روتے رہے حتیٰ کہ زمین تر ہو گئی۔ (اتنے میں) سیدنا بلالؓ نماز (فجر) کی اطلاع دینے کے لیے آئے جب انہوں نے آپ ﷺ کو روتا پایا تو کہا اے اللہ کے رسول! آپ (اتنا کیوں) رو رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر چند آیات نازل ہوئی ہیں اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جس نے ان کو پڑھا لیکن ان پر غور وفکر نہیں کیا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ... [ال عمران:190]

ظاہری آداب

طہارت کا خیال رکھنا

☆ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ: اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ.

[سنن أبی داؤد:17]

سیدنا مہاجر بن قنفذؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے ان کو جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: ”مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ طہارت کے بغیر اللہ عزوجل کا ذکر کروں“۔

مسواک کرنا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ اَنْ يَسْتَاكَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ؛ تَعْظِيْمًا لِلْقُرْاٰنِ.

[البسیط فی علم التجوید، ص:4]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ قرآن کی تعظیم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قراءت سے پہلے مسواک کر لے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ عَنْ سَمُرَةَ مَرْفُوْعًا: طَيِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ؛ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ.
[صحیح الجامع الصغیر، ج:2،3939]

سیدنا سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے منہ کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کا راستہ ہے“۔

☆ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ، فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهٖ، فَيَدْنُوْ مِنْهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا صَارَ فِيْ جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَهِّرُوْا اَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْاٰنِ. [صحیح الترغیب والترھیب، ج:1،215]

سیدنا علیؓ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلا شبہ جب بندہ مسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قراءت کو غور سے سنتا ہے اور اس سے قریب ہو کر کھڑا ہوتا ہے یا ایسی ہی بات کہی حتیٰ کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پھر قرآن کا جو حصہ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔

- لہٰذا تم قرآن کے لیے (مسواک کے ذریعے) اپنے منہ پاک کرو۔

باوضو ہونا

☆ يُسْتَحَبُّ لِقَارِئِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى وُضُوْءٍ؛ لِاَنَّ الْقِرَاءَةَ عِبَادَةٌ لِلّٰهِ.
[البسیط فی علم التجوید، ص:4]

قرآن پڑھنے والے کے لیے باوضو ہونا مستحب ہے، کیونکہ (قرآن کی) قراءت اللہ کی عبادت ہے۔

جگہ صاف ہونا

☆ لَا بُدَّ وَاَنْ تَكُوْنَ الْقِرَاءَةُ فِيْ مَكَانٍ نَظِيْفٍ لَيْسَ فِيْهِ اَدْنٰى نَجَاسَةٌ.
[البسیط فی علم التجوید، ص:4]

یہ بہت ضروری ہے کہ قرآن کی قراءت صاف ستھری جگہ پر ہو جس میں تھوڑی سی بھی نجاست نہ ہو۔

قبلہ رخ ہونا

☆ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَجْلِسَ الْقَارِئُ مُسْتَقْبِلًا الْقِبْلَةَ بِقَدْرِ مَا يَسْتَطِيْعُ.
[البسیط فی علم التجوید، ص:4]

قاریٔ قرآن کے لیے مستحب ہے کہ جس قدر ممکن ہو قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

لیٹ کر تلاوت کرنا

☆ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهُ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ [صحیح البخاری:297]

منصورؒ بن صفیہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ سیدہ عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے جبکہ میں حیض سے ہوتی پھر آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔

سواری پر تلاوت کرنا

☆ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ. [صحیح البخاری:5034]

سیدنا عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی سواری پر سورۃ الفتح تلاوت کر رہے تھے۔

قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنا

☆ لَا بُدَّ اَنْ يَسْتَعِيْذَ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ عِنْدَ الْبَدْءِ بِالْقِرَاءَةِ؛ اِسْتِنَادًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿**فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**ο﴾ [النحل:98]

وَالصِّفَةُ الْمُخْتَارُ هِيَ: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ [البسیط فی علم التجوید، ص:4]

اللہ تعالیٰ کے اس قول کو دلیل بناتے ہوئے بہت ضروری ہے کہ قراءت شروع کرتے وقت **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** پڑھا جائے: ''پھر جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرلو''۔ اللہ سے استعاذہ کی سب سے افضل صورت **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** ہی ہے۔

بسملہ پڑھنا

☆ لَا بُدَّ أَنْ يَبْسمِلَ الْقَارِئُ اَوَّلَ كُلِّ سُوْرَةٍ اِلَّا سُوْرَةُ التَّوْبَةِ. [البسيط فى علم التجويد، ص:4]

قرآن کے قاری کے لیے ضروری ہے کہ سوائے سورۃ التوبہ کے ہر سورۃ سے پہلے بسملہ پڑھے۔

مصحف سے دیکھ کر پڑھنا

☆ عَبْدُاللّٰهِ مَرْفُوْعًا. مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَقْرَأْ فِى "الْمُصْحَفِ".
[السلسلة الصحيحة، ج:5، 2342]

سیدنا عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا پسند کرتا ہے اسے (قرآن مجید کی) تلاوت مصحف سے (دیکھ کر) کرنی چاہیے''۔

ترتیب کا خیال رکھنا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ اَنْ يَقْرَأَ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْمُصْحَفِ. [البسيط فى علم التجويد، ص:4]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ وہ مصحف کو ترتیب سے پڑھے۔

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ اِذَا افْتَتَحَ فِىْ سُوْرَةٍ اَنْ يُكْمِلَهَا. [البسيط فى علم التجويد، ص:4]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ جب وہ کوئی سورت شروع کرے تو اس کو مکمل کرے۔

ترتیل سے پڑھنا

☆ ثُمَّ يَنْبَغِىْ لِمَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ اَنْ يُرَتِّلَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿...**وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا**﴾ [المزمل:4]، قِيْلَ فِى التَّفْسِيْرِ: تُبَيِّنُهُ تَبْيِيْنًا.

☆ وَاعْلَمْ اَنَّهُ اِذَا رَتَّلَهُ وَبَيَّنَهُ انْتَفَعَ بِهِ مَنْ يَسْمَعُهُ مِنْهُ، وَانْتَفَعَ هُوَ بِذٰلِكَ، لِاَنَّهُ قَرَاَهُ كَمَا

اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿**وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ...**﴾ [بنی اسرائیل:106]

يُقَالُ: عَلٰى تُؤَدَةٍ. [أخلاق حملة القرآن للآجرى، ج:1، ص:66]

- جو شخص قرآن پڑھنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے پڑھے جیسے کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے''۔
- اس کی تفسیر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے معنی کو خوب سمجھ کر غور کر کے پڑھے۔
- جان لو کہ اگر وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا اور اس کو واضح کرے گا تو اس کی تلاوت سننے والا بھی فائدہ اٹھائے گا، اور وہ خود بھی اس کے ساتھ فائدہ اٹھائے گا کیونکہ اس نے اسی طرح تلاوت کی ہے جس طرح اللہ عزوجل نے اس کو حکم دیا ہے، فرمایا: ''اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تا کہ آپ ﷺ اسے لوگوں پر ٹھہر کر پڑھیں''۔ اس سے مراد ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے۔

☆ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَرَاَ عَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَاَنَّهُ عَجَّلَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ، رَتِّلْ فَاِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْاٰنِ. قَالَ: وَكَانَ عَلْقَمَةُ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ.
[تفسير القرآن العظيم، لابن كثير، ج:1، ص:78]

ابراہیمؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ علقمہؒ نے سیدنا عبداللہؓ کو قرآن پڑھ کر سنایا، گویا کہ وہ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے، تو سیدنا عبداللہؓ نے کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، یہ قرآن کی زینت ہے، ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ علقمہ قرآن کو بہت خوب صورت آواز میں پڑھتے تھے۔

☆ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ الضُّبَعِىِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّىْ سَرِيْعُ الْقِرَاءَةِ، اِنِّىْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِىْ ثَلَاثٍ، قَالَ: لِاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فِىْ لَيْلَةٍ، فَاَتَدَبَّرَهَا، وَاُرَتِّلَهَا اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ اَقْرَاَ كَمَا تَقُوْلُ.
[اخلاق اهل القرآن للآجرى:89]

ابو جمرہ ضبعیؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں قرآن تیز تیز پڑھتا ہوں اور میں تین دن میں قرآن مکمل پڑھ لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میں سورۃ البقرہ کو ایک رات میں پڑھوں پھر اس میں غور و فکر کروں اور مجھے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس طرح تم کہتے ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خوب صورتی سے پڑھنا۔ خوش الحانی سے پڑھنا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ تَحْسِينُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ وَتَزْيِينِهِ. [البسيط فى علم التجويد،ص:5]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ قرآن کی خوب اچھی اور مزین آواز میں قراءت کرے۔

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ اَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ... [صحيح البخاري:5023]

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے کبھی کسی چیز پر اس قدر کان نہیں دھرا (توجہ سے نہیں سنا) جتنا کسی خوش آواز نبی (کی آواز) پر کان دھرا جس نے خوش الحانی سے قراءت کی''۔

اپنی آوازوں سے قرآن کو مزین کرنا

☆ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ. [سنن أبي داؤد:1468]

سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو''۔

خوب صورتی سے پڑھنے کی اہمیت

☆ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ: مَرَّ بِنَا اَبُوْ لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ، رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ. قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! اَرَاَيْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ؟ قَالَ: يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ. [سنن أبي داؤد:1471]

عبیداللہ بن ابی یزیدؒ نے بیان کیا کہ سیدنا ابولبابہؓ ہمارے پاس سے گزرے، ہم ان کے پیچھے ہو لیے، حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے تو ہم بھی اندر چلے گئے۔ وہ بڑا ہی پرانا گھر تھا اور ان کی اپنی حالت بھی از حد سادہ سی تھی۔ میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (راوی حدیث عبدالجبارؒ نے کہا) میں نے ابن ابی ملیکہؒ سے کہا: اے ابو محمد! اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو؟ انہوں نے کہا: جہاں تک ممکن ہو آواز کو عمدہ بنائے۔

آلِ داودؑ کا خوب صورتی سے اللہ کا کلام پڑھنا

☆ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِاَبِیْ مُوْسٰى: لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ، لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ". [صحيح مسلم:1852]

سیدنا ابو موسیٰؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰؓ سے فرمایا: ''(کیا ہی خوب ہوتا) کاش! تم مجھے دیکھتے جب گزشتہ رات میں بڑے انہماک سے تمہاری قراءت سن رہا تھا، تمہیں آلِ داود کی خوب صورت آوازوں میں سے ایک خوب صورت آواز دی گئی ہے''۔

نبی کریم ﷺ کا قرآن پڑھنے کا انداز

☆ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَاُ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝﴾ فِي الْعِشَاءِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اَوْ قِرَاءَةً. [صحيح البخاري:769]

سیدنا براءؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں (وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ) پڑھتے سنا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوش الحان یا اچھا پڑھنے والا کوئی نہیں سنا۔

مد کے ساتھ پڑھنا

☆ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَاَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. [صحيح البخاري:5046]

قتادہؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدنا انسؓ سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو پڑھا، یعنی بِسْمِ اللّٰهِ کو کھینچ کر پڑھتے الرَّحْمٰنِ کو مد کے ساتھ پڑھتے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور الرَّحِیم کو بھی کھینچ کر تلاوت کرتے۔

ترجیع کے ساتھ پڑھنا

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہٖ اَوْ جَمَلِہٖ وَھِیَ تَسِیْرُ بِہٖ، وَھُوَ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَۃِ الْفَتْحِ. قِرَاءَۃً لَیِّنَۃً یَقْرَأُ وَھُوَ یُرَجِّعُ.

[صحیح البخاری:5047]

سیدنا عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر تلاوت کر رہے تھے۔ سواری چل رہی تھی اور آپ ﷺ نہایت نرمی اور آہستگی کے ساتھ سورۃ الفتح یا سورۃ الفتح میں سے تلاوت میں مصروف تھے۔ تلاوت کے وقت آپ ﷺ اپنی آواز کو حلق میں لوٹاتے تھے۔

گانے کے انداز میں نہ پڑھنا

☆ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ خِصَالًا سِتًّا: اِمْرَۃَ السُّفَھَاءِ، وَکَثْرَۃَ الشُّرَطِ، وَقَطِیْعَۃَ الرَّحِمِ، وَبَیْعَ الْحُکْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَنَشْوًا یَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِیْرَ، یُقَدِّمُوْنَ الرَّجُلَ لَیْسَ بِاَفْقَھِھِمْ وَلَا اَعْلَمِھِمْ؛ مَا یُقَدِّمُوْنَہٗ اِلَّا لِیُغَنِّیَھُمْ. [السلسلۃ الصحیحۃ، ج:2، 979]

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چھ چیزوں سے پہلے عمل کرنے میں جلدی کرو۔ بے وقوفوں کی حکومت، پولیس والوں کی کثرت، قطع رحمی، فیصلوں کی خرید وفروخت، قتل کو معمولی سمجھنا اور نوجوان لڑکے آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں گے۔ وہ ایسے آدمی کو امام بنائیں گے جو نہ ان میں فقیہ ہو گا نہ ان میں عالم، اُن کو آگے بڑھانے کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ وہ انہیں گا کر قرآن سنائے گا“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

صرف حروف کی ادائیگی کو ٹھیک کرنے پر توجہ نہ دینا

☆ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: ... فَقَالَ: ... سَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَہٗ کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ؛ یَتَعَجَّلُوْنَہٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ. [السلسلۃ الصحیحۃ، ج:1، 259]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ... آپ ﷺ نے فرمایا: ”... عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ (قرآن کی درست) ادائیگی کو اتنی اہمیت دیں گے جتنی کہ تیر کے سیدھا کرنے کو دی جاتی ہے، لیکن اس کا بدلہ دنیا میں وصول کریں گے اور اس کے (اجر وثواب کو) آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے“۔

☆ (وَسَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَہٗ) اَیْ یُصْلِحُوْنَ اَلْفَاظَہٗ وَکَلِمَاتِہٖ وَیَتَکَلَّفُوْنَ فِیْ مُرَاعَاۃِ مَخَارِجِہٖ وَصِفَاتِہٖ (کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ) اَیْ یُبَالِغُوْنَ فِیْ عَمَلِ الْقِرَاءَۃِ کَمَالَ الْمُبَالَغَۃِ لِاَجْلِ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ وَالْمُبَاھَاۃِ وَالشُّھْرَۃِ

• قَالَ الطِّیْبِیُّ وَفِی الْحَدِیْثِ رَفْعُ الْحَرَجِ وَبِنَاءُ الْاَمْرِ عَلَی الْمُسَاھَلَۃِ فِی الظَّاھِرِ وَتَحَرِّی الْحِسْبَۃِ وَالْاِخْلَاصِ فِی الْعَمَلِ وَالتَّفَکُّرِ فِیْ مَعَانِی الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْصِ فِیْ عَجَائِبِ اَمْرِہٖ (یَتَعَجَّلُوْنَہٗ) اَیْ ثَوَابَہٗ فِی الدُّنْیَا (وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ) بِطَلَبِ الْاَجْرِ فِی الْعُقْبٰی بَلْ یُؤْثِرُوْنَ الْعَاجِلَۃَ عَلَی الْاٰجِلَۃِ وَیَتَاَکَّلُوْنَ وَلَا یَتَوَکَّلُوْنَ. [عون المعبود شرح سنن أبی داؤد، ج:3، ص:42]

• ”وَسَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَہٗ“... یعنی اس کے الفاظ وکلمات کو صحیح طرح ادا کریں گے اور اس کے مخارج وصفات کی حفاظت میں تکلف کریں گے،

• ”کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ“... یعنی قراءت کے عمل میں ریاکاری، شہرت، فخر اور نیک نامی حاصل کرنے کے لیے انتہا درجے کا مبالغہ کریں گے۔

• طیبیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے ظاہر میں تنگی کو ختم کرنے اور حکم کو آسان بنانے کی بات ہے، اور اللہ تعالیٰ سے اجر تلاش کرنے، عمل میں اخلاص کا اظہار کرنے، قرآن کے معنی میں غور وفکر

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کرنے اوراس کے عجائبات میں غوطہ زن ہونے کی بات ہے،

- ’’يَتَعَجَّلُوْنَهُ‘‘... یعنی دنیا میں ہی اس کا ثواب لینا چاہتے ہیں،
- ’’وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ‘‘... آخرت میں اجر حاصل کرنے کے لیے اس کو مؤخر نہیں کرتے، بلکہ وہ دنیا کے فائدے کو آخرت کے فائدے پر ترجیح دیتے ہیں اوراس کے ذریعے کھاتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے۔

درمیانی آواز سے پڑھنا

•يُسْتَحِبُّ التَّوَسُّطِ فِی الْقِرَاءَ ةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْاِسْرَارِ، اِسْتِنَادًا اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿... وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًاo﴾[بنی اسرائیل:110]

اللہ تعالیٰ کے اس قول کو دلیل بناتے ہوئے قراءت میں اونچی یا بہت دھیمی آواز میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے:’’اورآپ اپنی نماز بلند آواز سے نہ پڑھو اور نہ اسے پست کیجیے اوراس کے درمیان کوئی راستہ اختیار کیجیے۔

کانوں کو سنوانا

☆ قَالَ الشَّعْبِیُّ :اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ، فَاقْرَاْ قِرَاءَةً تُسْمِعُ اُذُنَيْكَ، وَتُفَقِّهُهُ قَلْبَكَ، فَاِنَّ الْاُذُنَ عَدْلٌ بَيْنَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ. [شرح السنة للبغوی، ج:3،ص:87]

امام شعبیؒ کہتے ہیں جب آپ قرآن پڑھیں تو وہ ایسی قراءت میں پڑھیں کہ آپ کے دونوں کان اس کو اور آپ کا دل اس کو سمجھے کیونکہ کان، زبان اوردل کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔

آیات پر رکنا اوران کے مطابق جواب دینا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ اَنَّهُ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ فَعَلَيْهِ اَنْ يَطْلُبَ الرَّحْمَةَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ، وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اَنْ يَسْتَعِيْذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِهٖ، وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَجَاءٍ يَرْجُو اللّٰهَ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ،وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ كَوْنِيَّةٍ اَوْ اٰيَةٍ فِیْ خَلْقِ اللّٰهِ وَعَظْمَتِهٖ اَنْ يَتَفَكَّرَ وَيَتَدَّبَرَ وَيَقُوْلُ:

﴿...رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo﴾[آل عمران:191]

[البسیط فی علم التجوید،ص:5]

- قاری کے لیے مسنون ہے کہ وہ جب بھی کسی رحمت والی آیت سے گزرے تو اس آیت میں اللہ سے رحمت طلب کرے،
- اوراسی طرح وہ جب کسی عذاب والی آیت سے گزرے تو اللہ کے عذاب سے اس کی پناہ مانگے،
- اور جب وہ امید دلانے والی آیت سے گزرے تو وہ اللہ سے اس بات کی امید کرے کہ وہ اسے اور مسلمانوں کو بخش دے گا،
- اور جب وہ کائنات کے مظاہر پر مبنی آیات پر سے گزرے، یا اللہ کی تخلیق اوراس کی عظمت والی آیات سے گزرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں تدبر و تفکر کرے اور کہے: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o﴾’’اے ہمارے رب! تو نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا‘‘۔

☆ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ:يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰی فَقُلْتُ:يُصَلِّیْ بِهَا فِیْ رَكْعَةٍ، فَمَضٰی فَقُلْتُ:يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا، اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ، وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ، وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ... [صحیح مسلم:1814]

سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ شروع فرمادی تو میں نے سوچا کہ آپ ﷺ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے پھر آپ ﷺ آگے (پڑھتے) گئے میں نے (دل میں) کہا کہ آپ ﷺ اس (سورت) کو پوری رکعت میں پڑھیں گے مگر آپ ﷺ آگے (پڑھتے) گئے میں نے دل میں کہا کہ آپؐ اس پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ ﷺ نے سورۃ النساء شروع فرمادی پھر (پوری سورت) پڑھی پھر

آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران شروع فرمادی اس کو آپ ﷺ نے ترتیل (اور خوبی) کے ساتھ پورا پڑھا

- جب آپ ﷺ ایسی آیت سے گزرتے کہ جس میں تسبیح ہوتی تو آپ ﷺ **سبحان اللہ** کہتے
- اور جب آپ ﷺ سوال کرنے والی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ سوال کرتے
- اور جب آپ ﷺ تعوذ والی آیت پر سے گزرتے تو آپ ﷺ (اللہ سے) پناہ مانگتے۔۔۔۔

آیات کو تکرار سے پڑھنا

☆ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَامَ لَيْلَتَهُ بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ يُكَرِّرُهَا عَلٰى نَفْسِهِ. [التفسير من سنن سعيد بن منصور، ج:2، 160]

ابو متوکل ناجیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات قیام کیا، تو آپ ﷺ نے پوری رات قرآن کی ایک آیت کے ساتھ قیام کیا اور آپ ﷺ اس آیت کو دہرا دہرا کر تکرار کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

☆ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَاَ بِاٰيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ، يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا: ﴿**اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**o﴾ [المائدۃ :118]، فَلَمَّا اَصْبَحَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا زِلْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتَ، تَرْكَعُ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا! قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ الشَّفَاعَةَ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِيْهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا. [مسند احمد، ج:35، 21328]

سیدنا ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی اور ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگی، آپ ﷺ نے اسی کے ساتھ رکوع اور اسی کے ساتھ سجدہ کرتے رہے۔ ''(اے اللہ) اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا زبردست حکمت والا ہے''۔ جب صبح

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہوئی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ صبح تک ایک ہی آیت کے ساتھ رکوع وسجود کرتے رہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب عزوجل سے اپنی امت کے لیے سفارش (کا حق) مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور ان شاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہو گی جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا''۔

سلف صالحین کا آیات کو تکرار سے پڑھنا

- رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ رَدَّدَ لَيْلَةً [**وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**] [النحل:18] حَتّٰى اَصْبَحَ فَقِيْلَ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ فِيْهَا مُعْتَبَرًا مَا نَرْفَعُ طَرْفًا وَلَا نَرُدُّهُ اِلَّا وَقَعَ عَلٰى نِعْمَةٍ، وَمَا لَا نَعْلَمُهُ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ اَكْثَرُ

[مفهوم التدبر فی ضوء القرآن والسنة وأقوال السلف وأحوالهم]

حسنؒ سے روایت ہے کہ ایک رات انہوں نے بار بار یہی آیت پڑھی یہاں تک کہ انہوں نے صبح کی **وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** ''اور اگر تم اللہ کی نعمت شمار کرو تو اسے شمار نہ کر پاؤ گے، بے شک اللہ یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے''،

جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بے شک اس میں بہت بڑا سبق ہے۔ ہم نظر نہیں اٹھاتے اور نہ ہی لوٹاتے ہیں مگر وہ کسی نہ کسی نعمت پر ہی پڑتی ہے اور اللہ کی جن نعمتوں کو ہم نہیں جانتے وہ بہت ہی زیادہ ہیں۔

☆ رُوِیَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ اَنَّهٗ قَامَ لَيْلَةً بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ [**اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ**o] [الجاثیۃ:21]

سیدنا تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات اسی ایک آیت پر قیام کیا اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ o ''یا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے؟ ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہوگا؟ کتنا برا ہے جو وہ فیصلہ کر رہے ہیں‘‘۔

☆ وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ هٰذِهٖ كَانَتْ عَادَةُ السَّلَفِ يُرَدِّدُ اَحَدُهُمُ الْاٰيَةَ حَتّٰى يُصْبِحَ
[مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والا رادة، ج:1، ص:187]

ابن قیمؒ نے کہا: یہ سلف صالحین کا معمول تھا کہ وہ ایک آیت کو بار بار دہراتے رہتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔

سجدہ تلاوت پر سجدہ کرنا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ السُّجُوْدُ عِنْدَ قِرَاءَةِ اٰيَةِ سَجْدَةٍ [البسيط فی علم التجويد، ص:4]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ آیت سجدہ پر سجدہ کرے۔

جمائی آنے پر تلاوت روک دینا

☆ وَمِنْ حُرْمَتِهٖ اِذَا تَثَاءَبَ اَنْ يُمْسِكَ عَنِ الْقِرَاءَةِ لِاَنَّهٗ اِذَا قَرَاَ فَهُوَ مُخَاطِبٌ رَبَّهٗ وَمُنَاجٍ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ. قَالَ مُجَاهِدٌ: اِذَا تَثَاءَبْتَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَمْسِكْ عَنِ الْقُرْاٰنِ تَعْظِيْمًا حَتّٰى يَذْهَبَ تَثَاؤُبُكَ. [الجامع لاحكام القرآن، تفسير القرطبی، ج:1، ص:27]

قرآن کے آداب میں سے یہ ہے کہ جب (قاری کو) جمائی آئے تو قراءت سے رک جائے کیونکہ جب وہ پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے اور اس سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے جبکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ مجاہدؒ نے کہا: جب آپ کو قرآن پڑھتے ہوئے جمائی آئے تو قرآن کی تعظیم کرتے ہوئے (اس کی قراءت سے) رک جاؤ یہاں تک کہ جمائی کا عمل ختم ہو جائے۔

دوران تلاوت کسی سے بات نہ کرنا

☆ يُسَنُّ لِلْقَارِئِ اَلَّا يَقْطَعَ قِرَاءَتَهٗ لِمُكَالَمَةِ اَحَدٍ اِلَّا اِذَا اَلْقٰى عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَيَقْطَعُ الْقِرَاءَةَ وَيَرُدُّ السَّلَامَ ثُمَّ يَعُوْدُ لِلْقِرَاءَةِ؛ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الرَّدَّ عَلَى السَّلَامِ فَرْضٌ مِنَ اللّٰهِ

تَعَالٰى. [البسيط فی علم التجويد، ص:4]

قاری کے لیے مسنون ہے کہ کسی سے بات کرنے کے لیے (قرآن کی) قراءت کو منقطع نہ کرے۔ ہاں اگر کوئی اسے سلام کرے تو وہ قراءت کو روک کر سلام کا جواب دے پھر قراءت کی طرف پلٹ آئے، کیونکہ سلام کا جواب دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔

☆ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. [صحيح البخاری:4526]

نافعؒ نے بیان کیا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب قرآن پڑھتے تو اور کوئی کلام نہ کرتے یہاں تک کہ (تلاوت سے) فارغ ہو جاتے۔

قراءت کو ممکن حد تک منقطع نہ کرنا

☆ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَاَصَابَ رَجُلٌ امْرَاَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَحَلَفَ اَنْ لَا اَنْتَهِيَ حَتّٰى اُهَرِيْقَ دَمًا فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِفَمِ الشِّعْبِ. قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّيْ وَاَتَى الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَهٗ عَرَفَ اَنَّهٗ رَبِيْئَةٌ لِلْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهٗ فِيْهِ فَنَزَعَهٗ، حَتّٰى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهٗ، فَلَمَّا عَرَفَ اَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوْا بِهٖ هَرَبَ، فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَّا اَنْبَهْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمٰى! قَالَ كُنْتُ فِيْ سُوْرَةٍ اَقْرَؤُهَا، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا. [سنن أبي داؤد:198]

• سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں تو کسی (مسلمان) شخص نے مشرکین میں سے کسی کی بیوی کو قتل کر دیا۔ پھر اس مشرک نے قسم کھائی کہ میں اصحاب محمد سے خون بہا لے کر دم لوں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے قدموں کے نشانات

کے پیچھے چلنے لگا۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہمارا پہرہ دے گا“؟ تو مہاجروں میں سے ایک شخص اور انصاری میں سے ایک شخص اٹھا۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ”تم دونوں اس گھاٹی کے دہانے پر کھڑے رہو“۔ (راوی) کہتے ہیں کہ جب وہ دونوں اس کے دہانے کی طرف نکلے (تو انہوں نے طے کیا کہ باری باری پہرہ دیں گے) چنانچہ مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا اور (پہرہ بھی دیتا رہا ادھر سے) وہ مشرک بھی آ گیا۔ جب اس نے اس کا سراپا دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ اس قوم کا پہرہ دار ہے چنانچہ اس نے ایک تیر مارا جو اس کے اندر کھپ گیا (یعنی تیر عین نشانہ پر لگا)۔ اس (انصاری) نے وہ تیر (اپنے جسم سے) نکال دیا (اور نماز میں مشغول رہا) حتیٰ کہ اس نے تین تیر اُسے مارے۔ پھر اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ ادھر اس کا (مہاجر) ساتھی بھی جاگ گیا۔ اس (مشرک) کو جب محسوس ہوا کہ ان لوگوں نے اس کو جان لیا ہے، تو بھاگ نکلا۔ مہاجر نے جب انصاری کو دیکھا کہ وہ لہولہان ہو رہا ہے تو اس نے کہا: سبحان اللہ! تم نے مجھے پہلے تیر ہی پر کیوں نہ جگا دیا؟ اس نے جواب دیا: میں ایک سورت پڑھ رہا تھا، میرا دل نہ چاہا کہ اسے منقطع کروں۔

قرآن سننے کے آداب

قرآن سننے کی اہمیت

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ: اِقْرَاْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ، قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ. [صحیح البخاری:5049]

سیدنا عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ“۔ میں نے (آپ ﷺ سے) عرض کیا: میں آپ کو قرآن سناؤں! آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مجھے پسند ہے کہ میں قرآن اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں“۔

غور اور خاموشی سے سننا

• **وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ**O [الأعراف:204]

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

استماع اور انصات میں فرق

☆ قَالَ الشَّیْخُ السَّعْدِیُّ: هٰذَا الْاَمْرُ عَامٌّ فِیْ كُلِّ مَنْ سَمِعَ كِتَابُ اللّٰهِ یُتْلٰی، فَاِنَّهٗ مَاْمُوْرٌ بِالْاِسْتِمَاعِ لَهٗ وَالْاِنْصَاتِ، وَالْفَرْقُ بَیْنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالْاِنْصَاتِ، اَنَّ الْاِنْصَاتَ فِی الظَّاهِرِ بِتَرْكِ الْتَحَدُّثِ اَوِ الْاِشْتِغَالِ بِمَا یَشْغَلُ عَنِ اسْتِمَاعِهِ.

• وَاَمَّا الْاِسْتِمَاعُ لَهٗ، فَهُوَ اَنْ یُلْقٰی سَمْعَهٗ، وَیُحْضِرُ قَلْبَهٗ وَیَتَدَبَّرُ مَا یَسْتَمِعُ، فَاِنَّ مَنْ لَازَمَ عَلٰی هٰذَیْنِ الْاَمْرَیْنِ حِیْنَ یُتْلٰی كِتَابُ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ یَنَالُ خَیْرًا كَثِیْرًا وَعِلْمًا غَزِیْرًا، وَاِیْمَانًا مُسْتَمِرًّا مُتَجَدِّدًا، وَهُدًی مُتَزَایِدًا، وَبَصِیْرَةً فِیْ دِیْنِهٖ، وَلِهٰذَا رَتَّبَ اللّٰهُ حُصُوْلَ الرَّحْمَةِ عَلَیْهِمَا، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ مَنْ تُلِیَ عَلَیْهِ الْكِتَابُ، فَلَمْ یَسْتَمِعْ لَهٗ وَیَنْصِتُ، اَنَّهٗ مَحْرُوْمُ الْحَظِّ مِنَ الرَّحْمَةِ، قَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ كَثِیْرٌ.

[تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنّان للسّعدی، ج:1، ص:314]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• شیخ سعدیؒ کہتے ہیں: یہ ہر اس شخص کے لیے ایک عام حکم ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت سنتا ہے، وہ اسے غور سے سننے اور خاموش رہنے پر مامور ہے۔

• استماع اور انصات کے درمیان فرق یہ ہے کہ ''اَلْاِنْصَات''چپ رہنا، ظاہر بات میں بات چیت اور ایسے امور میں مشغولیت کو ترک کرنے کا نام ہے جن کی وجہ سے وہ غور سے سن نہیں سکتا۔

• اور ''اَلْاِسْتِمَاع'' یہ ہے کہ سننے کے لیے پوری توجہ مبذول کی جائے، دل حاضر ہو اور جو چیز سنے اس میں تدبر کرے۔

• کتاب اللہ کی تلاوت کے وقت جو کوئی ان دونوں امور کا التزام کرتا ہے وہ خیر کثیر، بے انتہا علم، دائمی تجدید شدہ ایمان، بہت زیادہ ہدایت اور دین میں بصیرت سے بہرہ ور ہوتا ہے،

• اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حصول رحمت کو ان دونوں امور پر مرتب کیا ہے اور یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے سامنے کتاب اللہ کی تلاوت کی جائے اور وہ اسے غور سے نہ سنے اور خاموش نہ رہے تو وہ رحمت کے بہت بڑے حصے سے محروم ہو جاتا ہے اور اس سے بہت سی خیر چلی جاتی ہے۔

قرآن سنتے وقت کان لگانا

☆ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ (يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) فَارْعِهَا سَمْعَكَ؛ فَاِنَّهُ خَيْرٌ يَأْمُرُ بِهِ، اَوْ شَرٌّ يَنْهٰى عَنْهُ.

[مفهوم التدبرفى ضوء القرآن والسنة وأقوال السلف وأحوالهم] [تفسير القرآن العظيم لابن كثير، ج:1، ص:109]

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب آپ سنیں کہ اللہ فرماتا ہے یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) تو آپ اپنا کان اس (آیت) کی طرف لگا دیں، یا تو وہ کوئی بھلائی کا کام ہوگا جس کا اللہ حکم دے رہا ہے یا کوئی شر ہوگا جس سے اللہ منع کر رہا ہے۔

شور وغل نہ کرنا

• وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ [حم السّجدة:26]

اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا، اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور کرو، تاکہ تم غالب رہو۔

قرآن سنتے وقت کسی دوسری چیز میں مشغول نہ ہونا

☆ لَا يَنْبَغِىْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ عِنْدَهُ وَهُوَ غَافِلٌ لَاهٍ اَوْ مُتَحَدِّثٌ مَعَ غَيْرِهِ بَلْ يَسْتَمِعُ وَيُنْصِتُ لِتَنَالُهُ الرَّحْمَةُ. [فتاوى نور على الدرب للعثيمين، ج:5، ص:2]

ابن عثیمینؒ کہتے ہیں کہ جب کسی انسان کے پاس قرآن پڑھا جا رہا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ غافل اور بے خبر ہو، یا کسی اور سے گفتگو کر رہا ہو بلکہ اسے چاہیے کہ وہ کان لگا کر اور چپ ہو کر سنے تاکہ اسے رحمت حاصل ہو جائے۔

☆عَنْ خَالِىْ الْفَلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ:... وَكَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ دَامَ بَصَرُهُ مَفْتُوْحَةً عَيْنَاهُ وَفَرَغَ سَمْعُهُ وَقَلْبُهُ لِمَا يَأْتِيْهِ مِنَ اللّٰهِ. [صحيح ابن حبان، ج:11، 4712]

سیدنا خالی الفلتان بن عاصمؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں... جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی، تو آپ کی آنکھیں مسلسل کھلی رہتی تھیں۔ آپ ﷺ کا دل اور آپ ﷺ کے کان اللہ کی طرف سے آنے والی چیز کے لیے فارغ ہو جاتے تھے۔

☆وَقَالَ الشَّيْخُ الْعُثَيْمِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَيْسَ مِنَ الْاٰدَابِ اَنْ يُتْلٰى كِتَابَ اللّٰهِ وَلَوْ بِوَاسِطَةِ الشَّرِيْطِ وَاَنْتَ مُتَغَافِلٌ عَنْهُ، لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا... ﴾ [الأعراف:204]، فَلِذٰلِكَ نَقُوْلُ: اِنْ كُنْتَ مُتَفَرِّغًا لِاِسْتِمَاعِهِ فَاسْتَمِعْ، وَاِنْ كُنْتَ مَشْغُوْلًا فَلَا تَفْتَحْهُ. اِنْتَهٰى. [لقاء الباب المفتوح، ج:146، ص:15]

اور شیخ عثیمینؒ کہتے ہیں: اللہ کی کتاب کی تلاوت اس حال میں کرنا کہ آپ اس (کی تلاوت) سے غافل ہوں خواہ وہ کیسٹ کے ذریعے سے ہی کیوں نہ ہو یہ (قرآن کے) آداب میں سے نہیں ہے،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا ...)
''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ ...''، تو اسی لیے ہم کہتے ہیں: اگر آپ غور سے سننے کے لیے فارغ ہیں تو غور سے سنیں اور اگر آپ مصروف ہیں تو آپ اس کو نہ کھولیں۔

قرآن سنتے وقت دل کی حالت بدل جانا

☆ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝﴾ [الطور:37] كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَطِيْرَ. [صحیح البخاری:4854]

محمد بن جبیر بن مطعمؒ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نماز مغرب میں سورۃ الطّور پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ درج ذیل آیت پر پہنچے: اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ ''کیا وہ بغیر کسی چیز کے خود ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں۔ یا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ یا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا یہ ان خزانوں پر حکم چلانے والے ہیں''؟ تو (یہ آیات سن کر) قریب تھا کہ میرا دل اُڑ جاتا۔

قرآن سنتے وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت طاری ہونا

• اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ [مریم:58]

''یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے نبیوں میں سے انعام کیا، آدم کی اولاد سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی اولاد سے اور ان لوگوں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے چن لیا۔ جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے''۔

رقت طاری ہونا

• اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ [الزمر:23]

''اللہ نے سب سے اچھی بات نازل فرمائی، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہے، (ایسی آیات) جو بار بار دہرائی جانے والی ہیں، اس سے ان لوگوں کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، جس کے ساتھ وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں''۔

قرآن سنتے وقت آنسوؤں کا بہنا

• وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ [المآئدۃ:83]

''اور جب وہ سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کیا گیا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوتی ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے''۔

☆ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَاْ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ: اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ: فَقَرَاْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ،وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۝﴾ [النسآء:41]

قَالَ لِي: كُفَّ اَوْ اَمْسِكْ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ. [صحیح البخاری:5055]

• سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ''۔ میں نے کہا میں آپ کو پڑھ کے سناؤں؟ جبکہ وہ آپ پر ہی نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننے کا شوق رکھتا ہوں''۔

کہتے ہیں چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی، جب میں ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۝﴾ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ''۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن کی تکریم سے متعلق آداب

مصحف کو لکھنے کے آداب

☆ وَمِنْ حُرْمَتِهِ اَنْ يُجَلَّلَ تَخْطِيطُهُ اِذَا خَطَّهُ. [الجامع لأحكام القران للقرطبی،ج:1،ص:29]

اس کے احترام میں سے یہ ہے کہ مصحف کو لکھتے وقت اس کی تعظیم کریں۔

(وضاحت: لکھتے وقت تعظیم یہ ہے کہ اسے جلی حروف میں لکھیں، موٹے خط میں واضح کر کے لکھیں یا لکھتے وقت آداب کو ملحوظ رکھیں)

مصحف کو پکڑنے کے آداب

☆ وَمِنْ حُرْمَتِهِ اَلَّا يَتَوَسَّدَ الْمُصْحَفَ وَلَا يَعْتَمِدَ عَلَيْهِ وَلَا يَرْمِيَ بِهِ اِلٰى صَاحِبِهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُنَاوِلَهُ. [الجامع لأحكام القران للقرطبی،ج:1،ص:29]

اس کے احترام میں سے یہ ہے کہ مصحف کو تکیہ نہ بنائیں، نہ اس پر ٹیک لگائیں اور نہ ہی کسی دوسرے کو پکڑاتے ہوئے اس کی طرف پھینکے۔

مصحف کو رکھنے کے آداب

☆ وَمِنْ حُرْمَتِهِ اِذَا وَضَعَ الْمُصْحَفَ اَلَّا يَتْرُكَهُ مَنْشُوْرًا، وَاَلَّا يَضَعَ فَوْقَهُ شَيْئًا مِنَ الْكُتُبِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبَدًا عَالِيًا لِسَائِرِ الْكُتُبِ، عِلْمًا كَانَ اَوْ غَيْرَهُ. وَمِنْ حُرْمَتِهِ اَنْ يَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ اِذَا قَرَاَهُ وَعَلٰى شَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَضَعَهُ بِالْاَرْضِ.
[الجامع لأحكام القران للقرطبی،ج:1،ص:28]

• اس کے احترام میں سے یہ ہے کہ جب مصحف کو رکھیں تو اسے کھلا نہ چھوڑیں اور کوئی دوسری کتاب اس کے اوپر نہ رکھیں یہاں تک کہ یہ ہمیشہ تمام کتابوں سے اوپر ہی ہو،
• خواہ وہ علمی کتابیں ہوں یا اس کے علاوہ کوئی اور ہوں۔
• اس کے احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جب (قاری) اس کو پڑھ رہا ہو تو اسے اپنی گود میں رکھے یا اپنے سامنے کسی چیز پر رکھے اور اسے زمین پر نہ رکھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

روزانہ اس کو کھول کر دیکھنا

☆ وَمِنُ حُرُمَتِهِ اَلَّا یُخَلِّیَ یَوُمًا مِنُ اَیَّامِهِ مِنَ النَّظَرِ فِی الُمُصُحَفِ مَرَّةً وَکَانَ اَبُوُ مُوُسَی یَقُوُلُ: اِنِّیُ لَاَسُتَحُیِیُ اَلَّا اَنُظُرَ کُلَّ یَوُمٍ فِیُ عَهُدِ رَبِّیُ مَرَّةً.

[الجامع لأحکام القرآن للقرطبی، ج:1، ص:28]

- اس کے احترام میں سے یہ ہے کہ اپنے دِنوں میں سے کوئی ایک دن بھی ایسا نہ گزارے جس دن وہ مصحف کو نہ دیکھے،
- سیدنا ابوموسیٰؓ (اشعری) کہتے تھے: میں اس بات سے شرم کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسا دن گزاروں کہ جس میں اپنے رب کے عہد میں ایک مرتبہ بھی نہ دیکھوں۔ (اللہ نے قرآن میں اس کی تلاوت کا عہد لیا ہے

اُتُلُ مَآ اُوُحِیَ اِلَیُکَ مِنَ الُکِتٰبِ ٥ [العنکبوت:45] ’’اس کی تلاوت کر جو کتاب میں سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے‘‘ یہ اللہ کا عہد ہے)۔

یہ نہ کہنا کہ فلاں سورت چھوٹی ہے

☆ وَمِنُ حُرُمَتِهِ اَلَّا یُقَالَ: سُوُرَةٌ صَغِیُرَةٌ وَکَرِهَ اَبُو الُعَالِیَةِ اَنُ یُقَالَ: سُوُرَةٌ صَغِیُرَةٌ اَوُ کَبِیُرَةٌ وَقَالَ لِمَنُ سَمِعَهُ قَالَهَا: اَنُتَ اَصُغَرُ مِنُهَا، وَاَمَّا الُقُرُاٰنُ فَکُلُّهُ عَظِیُمٌ.

[الجامع لأحکام القرآن للقرطبی، ج:1، ص:31]

- اس کے احترام میں یہ ہے کہ (اس کی سورتوں کے بارے میں) یہ نہ کہا جائے: یہ چھوٹی سورت ہے، ابو عالیہؒ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ یہ کہا جائے (فلاں) چھوٹی سورت ہے یا بڑی سورت ہے۔ جس آدمی کو انہوں نے ایسا کہتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: تم تو اس سے بھی زیادہ چھوٹے ہو جہاں تک قرآن کی بات ہے یہ تو سارے کا سارا عظیم ہے۔ (چھوٹی کی بجائے مختصر سورت کہہ لیا جائے)۔

قرآن سے متعلق دعائیں

قرآن کے دل کی بہار بننے کی دعا کرنا

- اَللّٰهُمَّ اِنِّیُ عَبُدُكَ وَابُنُ عَبُدِكَ وَابُنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیُ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُکُمُكَ، عَدُلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ، اَسُاَلُكَ بِکُلِّ اسُمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیُتَ بِهِ نَفُسَكَ اَوُ عَلَّمُتَهُ اَحَدًا مِنُ خَلُقِكَ اَوُ اَنُزَلُتَهُ فِیُ کِتَابِكَ اَوِ سُتَاُثَرُتَ بِهِ فِیُ عِلُمِ الُغَیُبِ عِنُدَكَ اَنُ تَجُعَلَ الُقُرُاٰنَ رَبِیُعَ قَلُبِیُ وَنُوُرَ صَدُرِیُ وَجِلَاءَ حُزُنِیُ وَذَهَابَ هَمِّیُ. [السلسلة الصحیحة، ج:1، 199]

اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا حکم ہی چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں تجھے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غموں کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنا دے۔

- کَمَا اَنَّ الرَّبِیُعَ سَبَبُ ظُهُوُرِ اٰثَارِ رَحُمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَحُیَاءِ الُاَرُضِ بَعُدَ مَوُتِهَا، کَذٰلِكَ الُقُرُاٰنُ سَبَبُ ظُهُوُرِ تَاُثِیُرِ لُطُفِ اللّٰهِ مِنَ الُاِیُمَانِ وَالُمَعَارِفِ وَزَوَالِ ظُلُمَاتِ الُکُفُرِ وَالُجُهُلِ وَالُهَمِّ. [مرعاۃ المفاتیح، ج:8، ص:207]
- جیسا کہ موسم بہار اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کے ظہور اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس کی زندگی کا سبب بنتا ہے اسی طرح قرآن بھی
- اللہ کی مہربانی کی تاثیر کے ظاہر ہونے کا سبب ہے اور اللہ کی مہربانی سے مراد ایمان، علوم ومعارف کا حصول اور کفر، جہالت اور پریشانیوں کے اندھیروں کا ختم ہونا ہے۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

المصادر و مراجع

- **القرآن الکریم**
- **الـجامع لاحکام القران (تفسیر القرطبی)** ، أبـوعبداللّٰه محمد بن أحمد بن أبی بـکـر بـن فـرح الأنـصـاری الخزرجی شمس الدین القرطبی،الطبعة الثانیة **1964**، دار الکتب المصریة۔القاھرة.
- **تفسیر القرآن العظیم** ، أبـو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدّمشقی، الطبعة الخامسة **2009**، دار الـصـدیق للنشر والتّوزیع، مؤسسة الرّیان للطبعة للنشر والتّوزیع.
- **تیسیر الکریم الرحمن فی کلام المنان**، عبد الرّحمٰن بن ناصر بن عبداللّٰه السعدی، الطبعة الاولیٰ **2000**، مؤسسة الرسالة.
- **تفسیرالقرآن الکریم**، محمدبن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة، الطبعة الاولیٰ **1989**، دار و مکتبة الھلال ۔ بیروت
- **البحر المدید فی تفسیر القرآن مجید** ، أبو العباس أحمد بن محمد بن المھدی بـن عـجیبة الحسنی الانجری الفاسی الصوفی، الطبعة الاولیٰ **1997**، الدکتور حسن عباس زکی ۔ القاھرہ.
- **اللباب فی علوم الکتاب**، ابو الحفص سراج الدین عمر بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی،الطبعة الاولیٰ**1998**، دار الکتب العلمیة۔ بیروت، لبنان.
- **لـبـاب التأویل فی معانی التنزیل**، عـلاء الدین علی بن محمد بن ابراھیم بن عمر الشیحی ابو الحسن، المعروف بالخازن، الطبعة الاولیٰ **1994**، دار الکتب العلمیة۔ بیروت.

- **مختصراخلاق حملة القرآن للامام للآجُرِّی**،الطبعة الثانیة **2016**، دار ابن الجوزی.
- **أخلاق أھل القرآن**، أبو بکر بن الحسین بن عبد اللّٰہ الاجری البغدادی، الطبعة الثانیة **2003**، دار الکتب العلمیة، بیروت۔لبنان.
- **التبیان فی آداب حملة القرآن**، ابو زکریا محیی بن شرف النووی، الطبعة الثالثة **1994**، دار ابن حزم للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت ۔ لبنان.
- **الاتـقـان فی علوم القرآن** ، عبـد الـرحـمـن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی، الطبعة الاولیٰ **1974**، الھیئة المصریة العامة للکتاب.
- **مفھوم التدبرفی ضوء القرآن والسنة وأقوال السلف وأحوالھم**، https://al-maktaba.aog/book/31871/20194#p1
- **صحیح البخاری** ، أبـو عـبـداللّٰـہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی، الطبعة الثانیه **1999**، دارالسلام للنشر والتّوزیع، الرّیاض.
- **صحیح مسلم**،أبو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الطبعة الاولیٰ**1998**، دارالسلام للنشر والتّوزیع، الرّیاض.
- **سنن أبی داؤد**، أبوداؤد سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن شداد بن عمرو الأزدی السّجستانی، الطبعة الاولیٰ**1999**، دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **سـنن الترمذی** ،أبـو عیسٰـی مـحـمـد بن عیسٰی بن سؤرة ابن موسٰی الترمذی، الطبعة الاولیٰ**1999**،دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.
- **صحیح الجامع الصغیر و زیادته**، محمد ناصرالدین الألبانی،الطبعة الثانیة **1986**، المکتب الاسلامی۔بیروت۔دمشق.
- **صحیح الترغیب و الترھیب** ،محمد ناصرالدین الألبانی ،الطبعة الاولیٰ **2000**، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

التفسير من سنن سعيد بن منصور، أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراسانى الجوزجانى، الطبعة الاولىٰ**1997**، دار الصميعى للنشر والتوزيع.

سلسلة الأحاديث الصحيحة، أبو عبدالرّحمٰن ناصر الدين الألبانى، **1995**، مكتبه المعارف للنّشر و التّوزيع، الرّياض.

مسند لامام احمد بن حنبل، أبو عبداللّٰه أحمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى، الطبعة الثانية**1999**، مؤسسة الرسالة للنّشر والتّوزيع.

سنن الدارمى،أبو محمد عبداللّٰه بن الرحمٰن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمى الدارمى، السمرقندى، الطبعة الاولىٰ **2000**، دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية.

سنن النّسائى الصغرىٰ، أبو عبد الرّحمٰن أحمد بن شعيب بن على ابن سنان النسائى، الطبعة الاولىٰ**1999**، دارالسلام للنّشر والتّوزيع، الرّياض.

السنن الكبرىٰ، ابو بكر أحمد بن الحسين على بن موسٰى الخُسرَوجِردِى الخراسانى البيهقى، **2004**، مكتبة الرُشد ناشرون،الرياض.

المعجم الكبير، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب مطير اللخمى الشامى الطبرانى، الطبعة الثانية **2002**، مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

المعجم الأوسط،سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمى الشامى،أبو القاسم الطبرانى،الطبعة الاولىٰ **1985**،مكتبة ابن تيمية،القاهرة.

المستدرك على الصحيحين، أبو عبد اللّٰه الحاكم محمد بن عبد اللّٰه بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الضبى الظهمانى النيسابورى المعروف بابن البيع، الطبعة الثانية**2006**، دار المعرفة بيروت، لبنان.

صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، ابو حاتم محمد بن حباب بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد، التميمى، الدارمى،البستى، الطبعة الثانية **1993**، مؤسسة الرسالة ـ بيروت.

شرح السنة، محيى السنة، ابو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن القراء البغوى الشافعى، الطبعة الثانية **1983**، المكتب الاسلامى ـ دمشق، بيروت.

شعب الايمان، احمد بن الحسن بن على بن موسى الخسروجردى . الخراسانى، أبو بكرا لبيهقى، الطبعة الاولىٰ**2003**، مكتبة الرشد للنشر و التوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباى ـ بالهند.

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، أبو نعيم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهانى، السعاده۔بجوار محافظة مصر، **1974**.

الزهد والرقائق لابن المبارك، أبو عبد الرحمٰن عبد اللّٰه بن المبارك بن واضح الحنظلى، التركى ثم المروزى، دار الكتب العلمية۔ بيروت.

المصنّف،أبو بكر عبداللّٰه بن محمد بن ابراهيم ابن أبى شيبة،الطبعة الثانية **2006**، مكتبة الرشد۔ناشرون۔الرّياض.

الموطا لامام مالك، مالك بن أنس بن مالك بن عامر الاصبحى المدنى، **1990**، مؤسسة الرسالة.

مدارج السالكين بين منازل اياك نعبد واياك نستعين، محمدبن أبى بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية،الطبعة الثالثة **1996**،دار الكتاب العربى۔ بيروت.

سلسلة الآثار الصحيحة او الصحيح المسند من اقوال الصحابة والتابعين، أبو عبد اللّٰه الدانى بن منير آل زهوى، الطبعة الاولىٰ **2006-2003**، دار الفاروق.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❁ **فتح البارى شرح صحيح البخارى**، احمد بن على بن حجر العسقلانى، الطبعة الاولىٰ **1993**، دار الفكر ـ بيروت.

❁ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**، زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن على بن زيد العابدين الحدادى ثم المناوى القاهرى، الطبعة الاولى **1993**، المكتبة التجارية الكبرى، مصر.

❁ **مرعاةالمفاتيح شرح مشكاة المصابيح** ،أبو الحسن عبيد الله بن محمد عبد السلام بن خان محمد بن أمان الله بن حسام الدين الرحمانى المباركفورى، الطبعة الثالثة **1984**، ادارة البحوث العلمية والدعوة والافتاء ـ الجامعة السلفية بنارس الهند.

❁ **عون المعبود شرح سنن أبي داود،و معه حاشية ابن القيم: تهذيب سنن أبى داود وايضاح علله و مشكلاتة**، محمد أشرف بن أمير بن على بن حيدر، أبو عبد الرحمٰن، شرف الحق، الصديقى ـ العظيم آبادى، الطبعة الثانية **1993**، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

❁ **فتح القدير**، كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسى المعروف بابن الهمام، دار الفكر.

❁ **الاتحافات السنية بالأحاديث القدسية**، زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين ا؛حدادى ثم المناوى القاهرى، دار ابن كثير دمشق ـ بيروت.

❁ **الايمان**، تقى الدين ابو العباس احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد اللّٰه بن ابى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى، الطبعة الخامسة **1996**، المكتب الاسلامى، عمان، الاردن.

❁ **لسنة**، ابو عبد الرحمن عبد اللّٰه بن احمد بن محمد بن حنبل الشيبانى البغدادى، الطبعة الاولى **1986**، دار القيم ـ الدمام.

❁ **مجموع فتاوى** ، تقى الدين أبو العباس أحمد بن عبدالحليم بن تيمية، الطبعة **1995**، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية.

❁ **فتاوى اللجنة الدائمةالمجموعة الاولى** ،اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء، رئاسة ادارة البحوث العلمية والافتاء ـ الادارة العامة للطبع ـ الرياض.

❁ **فتاوى نور على الدرب**، محمد بن صالح بن محمد العثيمين.

❁ **الصواعق المرسلة فى الرد على الجهمية و المعطلة**، مخمد بن ابى بكر بن ايوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية، الطبعة الاولى **1987**، دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية.

❁ **الايمان**، تقى الدين ابو العباس احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد اللّٰه بن ابى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى، الطبعة الخامسة **1996**، المكتب الاسلامى، عمان، الاردن.

❁ **الفوائد**، مخمد بن ابى بكر بن ايوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية، الطبعة الثانية **1973**، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

❁ **دروس للشيخ صالح بن حميد**، د صالح بن عبد اللّٰه بن حميد.

❁ **صفة الصفوة**، جمال الدين ابو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد الجوزى، الطبعة الاولى**2000**، دار الحديث، لالقاهره، مصر .

❁ **مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والا رادة** ، مخمد بن ابى بكر بن ايوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❁ **زاد المعاد فی هدی خیر العباد** ، محمد بن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة، الطبعة السابعة والعشرون **1994**، موسسة الرسالة، بیروت ـ مکتبة المنار الاسلامیة، الکویت.

❁ **تهذیب التهذیب** ، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی، الطبعة الاولیٰ **1905**، مطبعة دائرة المعارف النظامیة، الهند.

❁ **فصل الخطاب فی الزهد و الدقائق و الآداب**، محمد نصر الدین محمد عویضة.

❁ **بهجة المجالس وأنس المجالس**، ابو عمر یوسف بن عبد اللّٰه بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی.

❁ **روضة الطالبین وعمدة المفتین** ، ابو زکریا محیی بن شرف النووی، الطبعة الثالثة **1991**، المکتب الاسلامی، بیروت ـ دمشق ـ عمان.

❁ **ذیل طبقات الحنابلة** ، زین الدین عبد الرحمن بن احمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی، الطبعة الاولی **2005**، مکتبة العبیکان ـ الریاض.

❁ **الجیل الموعود بالنصر و التمکین**، مجدی الهلالی، الطبعة الاولی **2008**، دار الاندلس الجدیدة للنشر والتوزیع، مصر.

❁ **البسط فی علم التجوید**، بدر حنفی محمود.

❁ **لقاء الباب المفتوح**، محمد بن صالح بن محمد العثیمین.

❁ **ارشیف ملتقی أهل الحدیث 1**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن مجید لفظی ترجمہ وتفسیر آڈیوز

قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2007	اردو
فہم القرآن مختصر تفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر ادریس زبیر	2013	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2010	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2012	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	تیمیہ زبیر	2015	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	آمنہ الٰہی	2002	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	حجاب اقبال	2002	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	فرح عباسی	2002	سندھی
فہم القرآن مختصر تفسیر	بسمہ کمال	2002	پشتو

قرآن مجید لفظی ترجمہ، کتب، کتابچے اور کارڈز

قرآن مجید لفظی ترجمہ (دو جلدیں)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ (مکمل)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ پارہ 30-1	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ البقرہ (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ یوسف (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ الحجرات (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید منتخب آیات اور سورتیں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2008	اردو
قرآن کے موتی	زبیدہ عزیز (ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے دورہ قرآن 2014 سے ماخوذ)		

احادیث پہ مبنی کتب

حدیث رسول ﷺ	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2013	اردو
علم حدیث	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2013	اردو
فقہ اسلامی	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2003	اردو
رب زدنی علما	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2003	اردو/انگلش
فتنوں کے دور میں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2002	اردو
قال رسول اللہ ﷺ	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2004	اردو/انگلش
حسنِ اخلاق	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2009	اردو/انگلش
قبر کے تین سوال	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2015	اردو
صدقہ وخیرات	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2010	اردو/انگلش

Please send all orders at: salesoffice.isb@alhudapk.com

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کررہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم وتربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء وطالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس • تحفیظ القرآن کورس • تعلیم التجوید سرٹیفکیٹ کورس • تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس • صوت القرآن کورس • تعلیم الحدیث سرٹیفکیٹ کورس • فہم القرآن سرٹیفکیٹ کورس
- خط وکتابت کورسز • سمر کورسز • سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز • روشنی کا سفر • روشنی کی کرن • ریالٹی چیک

ہمارے بچے کورسز: • منارالاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- الھدیٰ انٹرنیشنل سکول میں مانٹیسوری تا گریڈ 9 تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں • اجتماعی قربانی عیدالاضحٰی کے موقع پر • روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے • تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے • کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی رہنمائی پریشان افراد کے لیے • کفن کی دستیابی • فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی • ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر

شعبہ نشرواشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشرواشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **آڈیو اور ویڈیو:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز درج ذیل فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں:

☆ **Websites:** www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

☆ **Telegram Channels:** AlhudaNewsChannel/25

☆ **Alhuda Apps:** www.farhathashmi.com/alhuda-apps/

☆ **Face book:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

TM

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا:

قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

[سنن ابن ماجہ:215]

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

ISB 978-969-960-022-1

04010137

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.